اللہ نور السمٰوات والارض مثل نورہ کمشکٰوۃ فیھا مصباح

ماہنامہ

مشکوٰۃ قادیان

ہجرت 1381 ہش
مئی 2002ء

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان

FAZL MOSQUE LONDON (U.K)

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعودؑ

Monthly **MISHKAT** Qadian

ماہنامہ

مشکوٰۃ

قادیان

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان

جلد۲۱ ہجرت ۱۳۸۱ ہجری شمسی بمطابق مئی ۲۰۰۲ء شمارہ۵

نگران: محمد نسیم خان
(صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

ایڈیٹر: زین الدین حامد

منیجر: طاہر احمد چیمہ

نائبین ایڈیٹر
نصیر احمد عارف
عطاء الٰہی احسن غوری
شاہد احمد ندیم

پرنٹر و پبلشر: منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے

کمپوزنگ: عطاء الٰہی احسن غوری، صمد احمد غوری، شاہد احمد ندیم،

دفتری امور: راجا ظفر اللہ خان انسپکٹر مشکوٰۃ

مقام اشاعت: دفتر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

مطبع: فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان

سالانہ بدل اشتراک
اندرون ملک: 100روپے
بیرون ملک: 30امریکن $
یا متبادل کرنسی
قیمت فی پرچہ: 10روپے

اداریہ	2	اردو زبان کی کارآمد ویب سائٹ	17
فی رحاب تفسیر القرآن	3	21ویں صدی میں ہونے والی ایجادات	18
کلام الامام	4	ملک ملک کی سیر (۱)	24
M.T.A سے استفادہ (۹)	8	اخبار مجالس	26
لواء احمدیت اور خدام الاحمدیہ کا تعارف	10	منظوری قائدین علاقائی	29
جہاد کا غلط تصور اور اسکے خطرات	12	وصایا 15151 تا 15159	38

مضمون نگار حضرات کے افکار و خیالات سے رسالہ کا اتفاق ضروری نہیں ہے

Printed at Fazle Umar Printing Press Qadian and Issued from Office Majlis Khuddamul Ahmadiyya Qadian (Pb)

By Munir Ahmad Hafizabadi M.A Printer & Publisher.

گجرات آج بھی جل رہا ہے

مختلف ذرائع ابلاغ سے ہمیں مسلسل یہ افسوسناک اطلاعات مل رہی ہیں کہ دنیا کے سب سے بڑے سیکولر ملک ہندوستان میں رشیوں منیوں اور اوتاروں کے اس مقدس ملک میں خاص طور پر صوبہ گجرات میں فرقہ وارانہ فسادات مسلسل جاری ہیں۔ ہاں وہی گجرات جہاں سے راشٹر پتا مہاتما گاندھی نے ''اہنسا'' کا علم بلند کیا تھا وہاں موجود سابرمتی آشرم اس بات کی خاموش گواہی دے رہا ہے۔ ان فسادات میں معصوم لوگ انسانیت سوز مظالم کا شکار ہوئے۔ اور ہو رہے ہیں۔ 27 فروری 2002ء کو گودھرا کے بے حد افسوسناک واقعات کے ساتھ جو خون آشام فسادات شروع ہوئے تھے تمام تر احتیاطوں اور تدابیروں کے باوجود تا حال رُک نہیں سکے۔ گودھرا میں لگائی جانے والی آگ کی چنگاریاں وقفہ وقفہ سے مشتعل ہوتی دکھائی دے رہی ہیں۔ جہاں انتقام در انتقام کی کاروائیوں سے عام لوگوں کی زندگیوں میں دہشت کا ماحول چھایا ہوا ہے وہاں سیاستدان، مگر مچھ کے آنسو روتے ہوئے اپنے Vote Bank کی فکر میں دوڑتے پھر رہے ہیں۔ اب یہ فسادات نہایت ہی بھیانک شکل اختیار کر چکے ہیں۔ زندہ انسانوں کو زندہ جلائے جانے کے واقعات آج گجرات کی سڑکوں پر روزمرہ کا معمول بن گیا ہے! تمام تر انسانی اقدار کو بالائے طاق رکھتے ہوئے حیوانیت کا دور دورہ ہے۔ اور ظلم و ستم میں آج کے مہذب کہلانے والے انسان Dark Age کے وحشی انسانوں سے بھی آگے نکل گئے۔ ستم بالائے ستم یہ ہے کہ یہ سب مذہب کے نام پر ہو رہا ہے۔ حالانکہ دنیا کے پردہ پر کوئی ایسا مذہب نہیں جو اس قسم کے مظالم کی اجازت دیتا ہو۔ "اَلخلق عیال اللّٰہ" تمام مخلوق اللہ کا کنبہ ہے کے اعلان کے ذریعہ اسلام نے جو وسیع ظرفی کا ثبوت دیا ہے اس کا عشر عشیر بھی دیگر مذاہب میں نہیں ملتا۔ لیکن آج بعض نام نہاد مذہبی نیتاؤں کی طرف سے باہمی منافرت کی تعلیم پھیلائی جاتی ہے جو نہایت ہی افسوسناک ہے۔ تمام مذاہب کی بنیاد باہمی اخوت اور بھائی چارہ اور رواداری پر ہے تو پھر یہ گھنونی حرکتیں کس کو خوش کرنے کے لئے ہیں۔ ایک بات تو قطعی اور یقینی ہے کہ اس قسم کے فتنے پھیلانے والے انسان نہیں بلکہ انسان کے لبادے میں درندے ہیں کہ اپنے ہی بنی نوع بھائی کا خون کر رہا ہے!

وہ لوگ جن کے ہاتھوں میں عنانِ حکومت ہے وہ ان فتنوں کو روکنے میں مسلسل ناکام رہے۔ بھارت کے بڑے بڑے مبصرین اور سیاستدانوں اور اخباروں کا یہی نظریہ ہے۔ یہاں تک کہ وہاں کی سرکار پر یہ اعتراض بھی اٹھایا گیا کہ ان واقعات کو انجام دینے میں حکام اور فسادیوں کے درمیان سانٹھ گانٹھ تھی۔ لا اینڈ آرڈر کی ذمہ داری سنبھالنے والی پوری مشینری ٹھپ پڑ گئی ہے۔

(بقیہ صفحہ 34 پر)

اِقْرَاْ وَرَبُّکَ الْاَکْرَمُ ❁ ﴿العلق﴾

قسط ۱۴

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی تفسیر کبیر سے مأخوذ

[redacted]

حل لغات: اَکْرَمُ اسم تفضیل کا صیغہ ہے اور کَرِیْمٌ کے معنے سخی کے بھی ہوتے ہیں اور کَرِیْمٌ اس شخص کو بھی کہتے ہیں جس سے زیادہ نفع پہنچے۔ اسی طرح ہر چیز میں سے جو زیادہ اچھی ہو اُسے بھی کَرِیْمٌ کہتے ہیں۔ (اقرب) گویا ہر چیز کے آخری نقطہ کو عربی زبان میں کَرِیْمٌ کہا جاتا ہے۔ جب کَرِیْمٌ کے معنے احسن کے ہوئے تو اَکْرَمُ کے معنی ہوئے احسنوں کا احسن۔ پس رَبُّكَ الْاَكْرَمُ کے یہ معنے ہیں کہ تیرا ربّ وہ ہے جو اچھی سے اچھی چیزوں سے بھی احسن ہے۔

تفسیر: رَبُّكَ الْاَكْرَمُ کہکر اس طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ خدا تعالیٰ کے اکرم ہونے کا حق دنیا نے تلف کر رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ اکرم ہے مگر دنیا میں اس کے اکرم ہونے کا حق ادنیٰ معبودوں کو دے دیا گیا ہے۔ کوئی بتوں کو پوجتا ہے۔ کوئی عیسیٰؑ کی پرستش کرتا ہے اور کوئی کسی اور کے آگے اپنے سر کو جھکا رہا ہے۔ تُو اٹھ اور خدا تعالیٰ کا حق اُسے واپس دلا۔ دنیا نے اللہ تعالیٰ کی شان کو نہیں پہچانا۔ اس نے خدائی کا حق کچھ بتوں کو دیدیا ہے اور کچھ انسانوں کو۔ اب تیرا کام یہ ہے کہ تو دنیا پر خدا تعالیٰ کے اکرم ہونے کی شان کو ظاہر کر تا آستانۂ اُلوہیت سے بھولی بھٹکی مخلوق پھر اس کی طرف واپس آئے اور پھر اس کے اکرم ہونے کی شان دنیا میں تسلیم ہونے لگے۔

دوسرے اس میں اس طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے کہ تو اپنے آپ کو کمزور نہ سمجھ۔ جس خدا نے تجھے کھڑا کیا ہے وہ اَکْرَم ہے۔ وہ احسنوں کا بھی احسن ہے۔ تجھے اپنی تعلیم کے متعلق یہ یقین رکھنا چاہئے کہ اس وقت خدا تعالیٰ کے اکرم ہونے کا جلوہ ظاہر ہونے والا ہے۔ بے شک موسیٰؑ کے وقت بھی خدا تعالیٰ کا جلوہ ظاہر ہوا مگر وہ جلوہ اس کے اَکْرَم ہونے کا نہیں تھا۔ اسی طرح داؤدؑ اور سلیمانؑ اور عیسیٰؑ وغیرہ کے زمانہ میں بھی خدا تعالیٰ کا جلوہ ظاہر ہوا مگر وہ جلوہ خدا تعالیٰ کے اَکْرَم ہونے کا نہیں تھا۔ اب تیرے ذریعہ اللہ تعالیٰ اپنے اَکْرَم ہونے کا جلوہ ظاہر کرنے والا ہے اور اس کی صفات کا ایسا ظہور ہوگا جس کی مثال دنیا میں اس سے پہلے نہیں مل سکتی۔ اس لئے تیرے لئے مایوسی اور گھبراہٹ کی کوئی وجہ نہیں۔

☆☆☆☆☆☆

عجیب کیفیت

"میں اپنے دل کی عجیب کیفیت پاتا ہوں جیسے سخت حبس ہوتا اور گرمی کمال شدت کو پہنچ جاتی ہے تو لوگ وثوق سے امید کرتے ہیں کہ اب بارش ہوگی۔ ایسا ہی جب میں اپنی صندوقچی کو خالی دیکھتا ہوں تو مجھے خدا کے فضل پر یقین واثق ہوتا ہے کہ اب یہ بھرے گی اور ایسا ہی ہوتا ہے۔"

﴿ملفوظات جلد اول صفحہ 325﴾

دعا کی ماہیت

کلام الامام

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"دعا کی ماہیت یہ ہے کہ ایک سعید بندہ اور اس کے ربّ میں ایک تعلق جاذبہ ہے۔ یعنی پہلے خداتعالیٰ کی رحمانیت بندہ کو اپنی طرف کھینچتی ہے پھر بندہ کے صدق کی کششوں سے خداتعالیٰ اس سے نزدیک ہو جاتا ہے اور دُعا کی حالت میں وہ تعلق ایک خاص مقام پر پہنچ کر اپنے خواص عجیبہ پیدا کرتا ہے۔ سو جس وقت بندہ کسی سخت مشکل میں مبتلا ہو کر خداتعالیٰ کی طرف کامل یقین اور کامل امید اور کامل محبت اور کامل وفاداری اور کامل ہمت کے ساتھ جھکتا ہے اور نہایت درجہ کا بیدار ہو کر غفلت کے پردوں کو چیرتا ہوا فنا کے میدانوں میں آگے سے آگے نکل جاتا ہے پھر آگے کیا دیکھتا ہے کہ بارگاہِ الوہیت ہے اور اس کے ساتھ کوئی شریک نہیں۔ تب اس کی روح اس آستانہ پر سر رکھ دیتی ہے اور قوتِ جذب جو اس کے اندر رکھی گئی ہے وہ خداتعالیٰ کی عنایات کو اپنی طرف کھینچتی ہے تب اللہ جلّ شانہٗ اس کام کے پورا کرنے کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اس دعا کا اثر اُن تمام مبادی اسباب پر ڈالتا ہے جن سے ایسے اسباب پیدا ہوتے ہیں جو اس مطلب کے حاصل ہونے کے لئے ضروری ہیں۔ مثلاً اگر بارش کے لئے دُعا ہے تو بعد استجابت دُعا کے وہ اسباب طبعیہ جو بارش کے لئے ضروری ہوتے ہیں اس دُعا کے اثر سے پیدا کئے جاتے ہیں اور اگر قحط کے لئے بددُعا ہے تو قادر مطلق مخلصانہ اسباب کو پیدا کر دیتا ہے۔ اسی وجہ سے یہ بات اربابِ کشف اور کمال کے نزدیک بڑے بڑے تجارب سے ثابت ہو چکی ہے کہ کامل کی دعا میں ایک قوتِ تکوین پیدا ہو جاتی ہے۔ یعنی باِذنہٖ تعالیٰ وہ دُعا عالم سفلی اور علوی میں تصرف کرتی ہے اور عناصر اور اجرامِ فلکی اور انسانوں کے دلوں کو اس طرف لے آتی ہے جو طرف مؤید مطلوب ہے۔ خداتعالیٰ کی پاک کتابوں میں اس کی نظیریں کچھ کم نہیں ہیں بلکہ اعجاز کی بعض اقسام کی حقیقت بھی دراصل استجابتِ دعا ہی ہے اور جس قدر ہزاروں معجزات انبیاءؑ سے ظہور میں آئے ہیں یا جو کچھ کہ اولیاءؒ ان دنوں تک عجائب کرامات دکھلاتے رہے اس کا اصل اور منبع یہی **دُعاء** ہے اور اکثر دُعاؤں کے اثر سے ہی طرح طرح کے خوارق قدرت قادر کا تماشا دکھلا رہے ہیں۔"

٭(ملفوظات جلد 6 برکات الدعا صفحہ 9-10)٭

سیدنا حضرت امیر المؤمنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی مجالس عرفان و دیگر پروگراموں سے کما حقہ استفادہ آسان بنانے کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی طرف سے ایک جامع منصوبہ بنایا گیا ہے جسکے تحت مکرم شیراز احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی قیادت میں ایک ٹیم مسلسل کام کر رہی ہے۔ اور یہ ٹیم M.T.A. پر نشر ہونے والے حضور انور کے پروگرام کا خلاصہ تیار کرتی ہے۔ حتی الوسع حضور انور کے ہی مبارک الفاظ میں یہ خلاصہ تیار کیا جاتا ہے۔ اور یہاں قادیان میں محترم مولانا منیر احمد صاحب خادم ایڈیٹر بدر کی راہنمائی میں ایک ٹیم اس کے تراجم اور ترتیب میں کام کر رہی ہے۔ مکرم خورشید احمد صاحب خادم اور مکرم تسنیم احمد صاحب فرخ اس کمیٹی کے ممبران ہیں۔ یہ سب دوست قارئین کی دعاوں کے مستحق ہیں جن کی کاوش سے مشکوٰۃ کو علوم و معارف قرآن پر مشتمل یہ مائدہ قارئین تک پہنچانے کی سعادت مل رہی ہے۔ زیر نظر قسط کا ترجمہ مکرم بلال احمد صاحب شمیم سابق ایڈیٹر مشکوٰۃ نے کیا ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء...... ﴿ادارہ﴾

M.T.A. سے استفادہ ﴿۹﴾

فرینچ ملاقات مورخہ 17.4.2000

سوال: کس قسم کا شہد سب سے بہترین ہوتا ہے؟

جواب: شہد خالص ہونا چاہئے۔ شہد کے فائدہ کا انحصار اُس جگہ کے پھولوں پر ہوتا ہے۔ لہٰذا آپ کو ان پھولوں کی طبی اہمیت معلوم ہونی چاہئے۔

خالص شہد کی پہچان یہ ہے کہ ایک چمچہ شہد لیکر چائے میں ڈالیں۔ اگر شہد خالص ہوگا تو چائے کا رنگ نہیں بدلے گا۔ اگر شہد خالص نہیں ہوگا تو چائے کا رنگ سیاہ ہو جائے گا۔ اگر شہد کا رنگ ہی سیاہ ہو لیکن شہد خالص ہو تو بھی اس سے چائے کا رنگ سیاہ نہیں ہوگا۔ لیکن ہلکے رنگ کا شہد اگر خالص نہ ہو تو اس سے چائے کا رنگ سیاہ ہو جائے گا۔

سوال: حضور کا پوپ (Pope) کے بارہ میں کیا خیال ہے؟

جواب: Pope اپنی جگہ ٹھیک ہیں۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ میرا ان کے بارہ میں کیا خیال ہے۔ اگر وہ ایک نیک دل انسان ہیں اور بنی نوع انسان کی بھلائی کرتے ہیں تو وہ ایک نیک دل Pope ہیں۔ اُن کے نظریات کلیّۃً قابل قبول نہیں چاہئے کیوں کہ وہ سب غلط ہیں۔

سوال: جو بچے کم سنی میں فوت ہو جاتے ہیں اُن کی روحانی تربیت کا ذمہ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر ہے۔ کیا یہ علامتی طور پر بیان کیا گیا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ یہ علامت کے طور پر ہی کہا گیا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی اولاد کی تربیت اتنی عمدہ کی کہ وہ سب خدا کے عبد بن گئے۔ جو بچے کم عمری میں فوت ہو جاتے ہیں ان کا انتظام کچھ بھی ہو لیکن وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے طریق کار کے مطابق ہوگا۔

اطفال کے ساتھ ملاقات

مورخہ 3.5.2000

سوال: کیا ہم اللہ تعالیٰ کو دیکھ سکتے ہیں؟

جواب: ہم دل کی آنکھ سے اللہ کو دیکھ سکتے ہیں۔ ہم ہوا کو دیکھ نہیں سکتے لیکن محسوس کر سکتے ہیں۔ ہم اللہ کو اس کی صفات کے توسّط سے دیکھ سکتے ہیں۔

سوال: قرآن کریم حفظ کرنے کا سب سے آسان طریقہ کونسا ہے؟

جواب: قرآن بچپن میں ہی حفظ کرنا چاہئے کسی حافظ یا قاری سے سیکھنا چاہئے کیونکہ ان کی آواز اچھی ہوتی ہے اور تلفظ

صحیح ہوتا ہے۔ خدام الاحمدیہ کو U.K. میں اطفال کے لئے ایک حفظ سکول کھولنا چاہئے۔

سوال: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے کہ ایک مسلمان کو دوسرے مسلمان سے تین دن سے زیادہ ناراض نہیں رہنا چاہئے

جواب: یہ بات صرف دنیاوی معاملات میں لاگو ہوتی ہے مذہبی معاملات میں یہ اصول کارفرما نہیں ہوسکتا۔ مذہبی معاملات میں آپ تبھی صلح کر سکتے ہیں جب دوسرا فریق اصلاح کرلے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض صحابہ سے جو جہاد میں شامل نہیں ہوتے تھے ایک لمبے عرصہ تک مقاطعہ رکھا (یعنی بات چیت نہیں کیا کرتے تھے) تو کیا آپؐ نے اپنے حکم کی (جیسا کہ حدیث میں بیان ہوا ہے) خلاف ورزی کی؟ دنیاوی معاملات میں آپ کو درگذر کرنا چاہئے اور تعلقات بحال کرنے چاہئیں لیکن مذہبی معاملات میں جب تک دوسرا اپنی اصلاح نہیں کرلیتا بات نہیں کرنی چاہئے۔

سوال: اگر کسی کی وفات ہوجائے تو کیا 40 دن تک اس گھر میں کوئی خوشی کی تقریب نہیں ہونی چاہئے؟

جواب: یہ سب غلط رواج ہیں جو غیر احمدیوں کے ہیں۔ آپ چند دن کے لئے تقریب کو ملتوی کر سکتے ہیں لیکن چالیس دن کی کوئی قید مقرر نہیں ہے۔ کسی کی وفات کی بناء پر آپ شادی کی تقریب ملتوی کر سکتے ہیں۔ یہ لڑکے اور لڑکی کی مرضی پر منحصر ہے کہ وہ کیا محسوس کرتے ہیں۔

سوال: اگر نماز کے دوران چھینک آجائے تو کیا ہمیں ''الحمدللہ'' کہنا چاہئے؟

جواب: ہاں کہنا چاہئے مگر خاموشی سے۔ آپ کو الحمدللہ کہنے کی عادت ہونی چاہئے۔ جب آپ کو چھینک آئے تو دل سے بے اختیار الحمدللہ نکلنا چاہئے۔

سوال: کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی بھائی یا بہن تھی؟

جواب: آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کوئی بھائی یا بہن نہیں تھی۔

سوال: انسان کی تخلیق کیسے ہوئی؟

جواب: جب سے چکنی مٹی سے زندگی کا آغاز ہوا ہے تب سے اس کی Gene میں یہ امر داخل تھا کہ انسان وجود میں آئے گا۔ ارتقاء درجہ بدرجہ ہوا ہے تاھم Genes میں یہ ابتداء سے ہی موجود تھا کہ ارتقاء کی منازل سے گذر کر مستقل انسان وجود میں آئے گا۔

سوال: کیا تلاوت قرآن کریم سے پہلے وضو کرنا ضروری ہے؟

جواب: جب آپ تلاوت کرنے بیٹھیں تو وضو لازمی ہے۔ وضو کئے بغیر تلاوت ہرگز نہیں چاہئے۔

سوال: اللہ تعالیٰ نے زمین اور آسمان کیسے بنائے؟

جواب: انسانی ذہن اس کو سمجھ نہیں سکتا۔ یہ دائمی نہیں ہے۔ یہ عدم سے وجود میں آیا ہے۔ یہ اللہ کی سوچ تھی اور یہ وجود میں آگیا۔ ہم اپنی خیالوں میں ایسی چیزیں سوچتے ہیں جس کا وجود نہیں ہوتا لیکن اللہ تعالیٰ کے سوچنے اور ہمارے سوچنے میں فرق ہے۔ اللہ تعالیٰ جس چیز کے بارہ میں سوچتا ہے وہ وجود میں آنے لگتی ہے۔

جب ڈائناسور (Dinasaur) زندہ تھے تو کیا اس وقت فرشتوں کا وجود تھا؟

کائنات کی تخلیق سے قبل ہی فرشتے وجود میں آچکے تھے۔

سوال: جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب دی گئی تو کیا اس وقت حضرت مریم نے یہ نظارہ دیکھا تھا یا آپ ان کے قریب تھیں؟

جواب: یہ بڑا دردناک واقعہ تھا۔ آپ (حضرت مریم) نے یہ نظارہ نہیں دیکھا۔ حضرت مریم کو اپنے اپنے بیٹے کو ایسی دردناک حالت میں دیکھنے کے لئے آپؑ کے قریب نہیں ہونا چاہئے تھا۔

سوال: ہم عبادت کیوں کرتے ہیں؟

جواب: اللہ کے عبد اور غلام بننے کے لئے اپنے مالک کی اتباع کرنے کے لئے اس کے حکموں پر عمل کرنے کے لئے نہ کہ اپنے حکموں پر۔ ہمیں اللہ کی صفات کو اپنانا چاہئے۔ جب آپ کو غصہ آئے تو آپ اللہ کو یاد کریں کہ وہ حلیم ہے اور عفو کرنے والا ہے اور وہ غفور رحیم ہے۔ ہمیں صرف اللہ کا ذکر ہی نہیں کرنا چاہیئےبلکہ اس جیسا بننے کی کوشش بھی کرنی چاہئے۔ تب آپ زندگی میں ترقی کریں گے۔

سوال: آپ اپنی زندگی میں سب سے زیادہ کس سے متأثر ہوئے؟

جواب: سب سے زیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے عکس تھے۔ اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے بہت محبت کرتا تھا۔ حضرت ابراہیمؑ نہایت نرم دل تھے آپؑ نے ہی کعبہ کی تعمیر نو فرمائی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہی کی نسل میں سے تھے۔ دوسرے انبیاء کرام سے بھی میں متأثر ہوا ہوں لیکن سب سے زیادہ ان تین انبیاء سے متأثر ہوا ہوں۔

سوال: کیا گھر میں نماز ادا کرنے سے قبل اذان دینی چاہئے؟

جواب: اذان دینا ضروری نہیں۔ ہاں بچوں کی تربیت کے لئے دی جاسکتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگل میں بھی اذان دینے کا ارشاد فرمایا ہے۔ اذان دینے کا مقصد لوگوں کو بُلانا ہے لیکن گھر میں دینے کی ضرورت نہیں کیوں کہ آپ لوگوں کو نہیں بُلا رہے ہوتے۔ اذان لوگوں کو بلانے کے لئے ہے۔

سوال: ہمیں کیسے علم ہوگا کہ کیا یہ اچھا ہے یا بُرا؟

جواب: اچھا یا بُرا انسان کی فطرت میں ہی شامل ہے۔ یہ ہمارے دلوں میں راسخ ہے۔ اگر آپ سے کوئی مسافر راستہ پوچھتا ہے اور آپ اسے راستہ بتا کر اسکی مدد کرتے ہیں تو آپ خوشی محسوس کرتے ہیں اگر آپ غصہ کرتے ہیں تو آپ دل میں برا محسوس کریں گے۔ اگر آپ کسی کا قتل کرتے ہیں تو آپ کو بُرا لگے گا اگر آپ کسی کی جان بچائیں گے تو آپ کو اچھا لگے گا۔

سوال: کیا ہم غیر احمدیوں کی مسجد میں نماز پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: ہم ان کے ساتھ باجماعت نماز ادا نہیں کر سکتے اور نہ ہی وہ یہ پسند کرتے ہیں کہ ہم ان کی مسجد میں نماز ادا کریں۔ تو پھر وہاں جائیں ہی کیوں۔ یہ اللہ کا گھر نہیں اللہ کے گھر میں تو سب جاسکتے ہیں۔ وہ لوگ ہمیں آنے نہیں دیتے تو ہم وہاں کیوں جائیں۔ یہ ان کا ذاتی گھر بن گیا ہے نہ کہ اللہ کا۔ آپ کسی کے گھر نہیں جاسکتے جب تک وہ آپ کو اجازت نہیں دے۔ لہٰذا وہاں نہیں جانا چاہئے۔

سوال: صحت مند رہنے کا بہترین طریق کیا ہے؟

جواب: کم کھانا چاہئے، اچھی اور طیب غذا مناسب توازن میں کھانی چاہئے۔ سیر یا کوئی دوسری ورزش کرنی چاہئے۔

محفل سوال وجواب 14. 12. 1997

جواب: حضور نے استخارہ کے بارہ میں فرمایا کہ پاکستان اور بھارت اور بنگلہ دیش کے احمدی احباب شادی سے قبل جس طریق پر استخارہ کرتے ہیں مجھے اس سے اتفاق نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی ایسی ہدایت نہیں فرمائی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی ایسی مستند حدیث نہیں جس میں آپؐ نے کسی شخص کو شادی کے لئے استخارہ کرنے کی نصیحت فرمائی ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نصیحت فرمائی ہے کہ دین اور تقویٰ کے بعد مناسبت اور موافقت کا خیال رکھا جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس نصیحت کے مطابق عمل کرنے کے بعد آپ پوری تحقیق کریں۔ تب آپ اللہ سے دعا کرکے یہ دریافت کر سکتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت کے مطابق پوری تحقیق کرلی ہے اور مجھے یہ رشتہ مناسب لگتا ہے اگر تیری (اللہ کی) نظر میں یہ درست نہیں تو یہ رشتہ نہ ہونے دے۔ اس صورت میں آپ کو ایک نفسیاتی احساس ہوگا اور اس صورت میں آپ اس شخص سے شادی کرنے میں زیادہ خوشی محسوس کریں گے۔ ہوسکتا ہے کہ آپ کو کوئی خواب بھی آجائے۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت کے مطابق تحقیق کئے بغیر کوئی استخارہ کرنا ٹھیک نہیں۔ اس قسم کا استخارہ غلط ہوتا ہے اس بات کو ثابت کرنے کے لئے کہ استخارہ کا یہ طریق غلط ہے میں نے کسی فیملی کے افراد سے استخارہ کرنے اور اللہ سے جواب مانگنے کے لئے کہا۔ اس گھر کے آدھے افراد نے رؤیا دیکھی اور کہا کہ یہ ٹھیک ہے رشتہ بابرکت ہے لیکن آدھے افراد کو یہ رؤیا آئی کہ رشتہ نہیں ہونا چاہئے، رشتہ ٹھیک نہیں ہے۔ اگر دونوں فریقین کو اللہ کی طرف سے ہی رؤیا دکھائی گئی تھی تو اللہ تعالیٰ تضاد کیسے کرسکتا ہے؟

مجلس عرفان 16. 2. 2001

سوال: متقی بننے کے لئے ہمیں کونسی دعا پڑھنی چاہئے؟

جواب: اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہئے کہ ہمیں صحیح راستہ پر چلانہ صرف گھر کے اندر بلکہ باہر بھی مثلاً کالج وغیرہ میں۔ یہ دعا کریں کہ اللہ ہمیں متقی بنائے۔ جب تک ہم والدین کے ساتھ رہیں اور بعد میں بھی جب ہم آزاد ہوجائیں یعنی بالغ ہوجائیں۔

سوال: ہم اپنے اندر صبر کیسے پیدا کر سکتے ہیں؟

جواب: صرف دُعا کے ذریعہ ہی ہم صبر پیدا کر سکتے ہیں۔

سوال: اللہ نے نبی کیوں بنائے ہیں؟

جواب: غیب کی خبر بتانے کے لئے۔ نبی کے ذریعہ ہی اللہ کے وجود کا علم ہوتا ہے ورنہ اللہ پر ایمان لانا بہت مشکل ہے۔ اللہ تعالیٰ نبی کو غیب کا علم دیتا ہے ورنہ نبی کو ذاتی طور پر اسکا علم نہیں ہوتا۔

سوال: اگر ہم تین مرتبہ سورۃ الاخلاص پڑھیں تو کیا ہمیں پورا قرآن پڑھنے کے برابر ثواب حاصل ہوگا؟

جواب: نہیں یہ غلط ہے۔ سورۃ فاتحہ کے متعلق یہ کہا جاسکتا ہے کیوں کہ قرآن کریم کی باقی سورتیں سورۃ فاتحہ کی تفسیر ہیں۔ لیکن سورۃ فاتحہ کے متعلق بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی بات نہیں فرمائی آپؐ نماز میں سورۃ فاتحہ کے ساتھ ساتھ دیگر سورتیں بھی پڑھتے تھے۔

جرمن ملاقات 29. 4. 2000

سوال: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بے شمار دعائیں ہیں یہ کیسے یاد رکھیں کہ کب کونسی پڑھی جائے؟

جواب: آپ کو اپنے مزاج کے مطابق دعا پڑھنی

چاہئے۔صحابہ کرام نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال پوچھا تھا کہ یہ ساری دعائیں کیسے یاد رکھیں۔آپؐ نے فرمایا کہ جو بھی دعا یاد ہو اس کو پڑھنے کے بعد آپ اللہ سے یہ کہہ دیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام دعائیں جانتے نہیں لہٰذا ہماری طرف سے وہ ساری دعائیں قبول کر جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کی تھیں۔

سوال: ماں کے رحم میں جو بچہ نشو نما پاتا ہے اسے کس مرحلہ پر'انسان' کہا سکتا ہے؟

جواب: ساڑھے چار مہینے پورے ہونے پر وہ آزاد انسان بن جاتا ہے۔اسی مرحلہ پر روح داخل ہو جاتی ہے اور اسی سٹیج پر وہ انسان کہلاتا ہے۔اس سے پہلے اس کی زندگی باقی عام جاندار کی طرح ہوتی ہے اگر اس مرحلہ پر (4½ ماہ کے بعد) اسقاط حمل ہو تو اس کے زندہ رہنے کے امکانات موجود ہوتے ہیں اس مرحلہ پر وہ سن سکتا ہے، سمجھ سکتا ہے اور ردّ عمل بھی کر سکتا ہے۔ اگر والد چلّاتا ہے تو (ماں کے رحم میں) وہ کانپ جائے گا اگر پیار سے باتیں کریں گے تو اچھا محسوس کرے گا۔

سوال: درود پر کیسے توجہ دی جائے؟

جواب: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر آپؐ کی ازواج مطہرات آپ کی اولاد آپ کے نواسے اور نواسیوں پر اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود بھیجتے رہیں۔'آل' کے لفظ میں ان سب پر غور کرتے رہیں تو اس طرح آپ پوری توجہ سے درود بھیج سکتے ہیں۔

رسالہ مشکوٰۃ کو قلمی تعاون کی ضرورت ہے۔
اہل علم حضرات توجہ فرمائیں۔ (ایڈیٹر مشکوٰۃ)

داستان درویشی بزبان درویش

رسالہ مشکوٰۃ میں عنقریب درج بالا عنوان پر مضامین کا سلسلہ شروع کیا جارہا ہے۔درویشان کرام کو فرداً فرداً اس تعلق میں چٹھیاں بھجوادی گئی ہیں۔جو درویشان کرام رحلت فرما گئے ہیں ان کے ورثاء سے درخواست ہے کہ اس تعلق میں ادارہ کے ساتھ تعاون کریں۔اپنے بزرگوں کا مختصر تعارف، فوٹو اور ایمان افروز واقعات لکھ کر بھیجیں تا کہ قارئینِ مشکوٰۃ ان کی ولولہ انگیز قربانیوں کے تذکرہ سے لطف اندوز ہوں اور ان کے لئے اور ان کی اولاد کے لئے دعاؤں کی تحریک ہو۔

﴿ادارہ﴾

آپ کے مشورے اور آپ کی تجاویز

رسالہ مشکوٰۃ عنقریب '**آپ کے مشورے اور آپ کی تجاویز**' کے عنوان سے ایک مستقل کالم شروع کرنے جارہا ہے۔جس میں اندرون و بیرون ملک کے قارئین و قارئات کی آراء، رسالہ کے معیار کو بہتر بنانے کے بارہ میں تجاویز، تنقیدات، رسالہ میں شائع ہونے والے کسی بھی مقالہ کے بارہ میں نظریاتی اختلافات غرض ہر قسم کی آراء و نظریات خواہ موافق ہوں یا مخالف، شائع کردی جائیں گی۔

ان شاء اللہ ﴿ایڈیٹر﴾

فوٹوز

مشکوٰۃ میں بغرض اشاعت بھجوائی جانے والی فوٹوز کی پشت پر مختصر تعارف مع معین تاریخ درج کرنا لازمی ہے۔اچھی اور معیاری فوٹو ز ہی بغرض اشاعت بھجوائیں۔ ﴿ایڈیٹر﴾

لوائے احمدیت اور لوائے خدام الاحمدیہ کا تعارف اور نقوش کی معنویت

لوائے احمدیت کے نقوش

لوائے احمدیت سیاہ رنگ کے کپڑے کا ہے جس کے درمیان منارۃ المسیح، ایک طرف بدر اور دوسری طرف ہلال کی شکل اور اس کے اندر چھ کونی ستارہ سفید رنگ میں بنایا گیا ہے۔

لوائے احمدیت

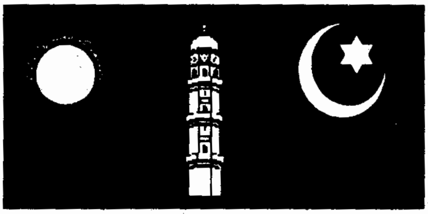

لوائے خدام الاحمدیہ

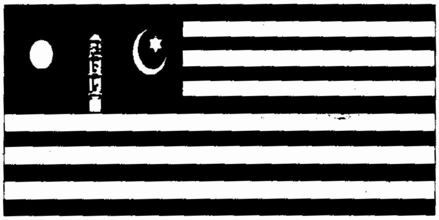

نقوش کی معنویت

ہر ملک وقوم، ہر جمعیت و تنظیم کا جھنڈا اس کے انفرادیت کا کسی نہ کسی جہت اور طریق سے بطور نقش ونشان ہوتا ہے۔ کبھی اس کی وجہ وجود کے بیان کے لئے اور کبھی اس کے اغراض و مقاصد کا تصویری زبان میں مختصر مگر جامع بیان ہوتا ہے۔ چنانچہ لوائے احمدیت کا سیاہ رنگ اور نقوش کا بیان یوں ہے کہ احادیث میں حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علَم (لواء) کا رنگ سیاہ بیان کیا جاتا ہے اور اس کے ظل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کا رنگ بھی سیاہ ہونا ضروری ہے۔ رنگ کے علاوہ اس پر بدر اور منارۃ المسیح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ چودھویں کے چاند کی طرح چودھویں صدی میں ہوا اور مقام کی تمثیل اور ہلال وستارہ اس تتبع میں کہ ایک زمانہ سے یہ دونوں نقوش اسلامی دنیا کے ساتھ وابستہ اور ان کے نشاندہ ہوتے چلے آرہے ہیں۔ یعنی بالفاظ دیگر احمدیت اسلام کی نشأۃ ثانیہ اور اسی کا ہی تسلسل ہے اور اسلامی دنیا کا ہی ایک مستقبل جہاں گیر۔

لوائے خدام الاحمدیہ کے نقوش کی معنویت

خدا تعالیٰ کے وعدوں اور ان پر ہمارے قطعی ایمان کے مطابق ایک دن کرۂ ارض کے طول و عرض میں اسلام کی نشأۃ ثانیہ ''احمدیت'' کا ہی غلبہ ہوگا۔ ان شاء اللہ العزیز۔ اور جملہ اقوام کا علَم اوّل ''لوائے ماپناہ ہر سعید خواہد بود۔'' کے الہامی اور آسمانی وعدہ کے مطابق لوائے احمدیت ہی ہوگا اور اس نسبت سے ہر ذیلی تنظیم کے انفرادی جھنڈے میں لوائے احمدیت کے نقوش کو شامل کرنا ہوگا۔

مجلس خدام الاحمدیہ پندرہ سے چالیس سال کے نوجوانان سلسلہ پر مشتمل سلسلہ احمدیہ کا ایک فعال وجود ہی تو ہے اور اس طرح سلسلہ کے مقاصد ہی اس کے مقاصد ہیں۔ چنانچہ اس نسبت کے پیش نظر لوائے خدام الاحمدیہ کے بالا کونہ میں لوائے

احمدیت کا نقش رکھا گیا ہے اور اس کی آغوش میں تیرہ سفید و سیاہ دھاریاں اسلام کی نشأۃ اولیٰ کی تیرہ نور اور ظلمت پر مشتمل صدیوں کی نشاندہ ہیں۔حضرت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق اسلام کی پہلی تین صدیاں ایمان اور اعمال صالحہ کی غالب طور پر حامل رہیں اور پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق اسلام اور ایمان ثریا کو رخصت ہو گئے۔ظلمت کے سائے ایک بار پھر لمبے ہونے شروع ہو گئے۔حتّٰی کہ خلافت اسلامیہ دو خطوں مشرق وسطیٰ اور سپین کی بیک وقت دو خلافتوں میں بٹ گئی۔ چنانچہ اس واقعاتی حقیقت کو تصویری معانی دینے کے لئے ان تیرہ صدیوں کی چھ سفید اور سات سیاہ دھاریوں میں باہم نسبت اور تقسیم کی گئی۔

(ماخوذ از تاریخ خدام الاحمدیہ جلد اوّل صفحہ 123,119)

ولادتیں

☆ مکرم مولوی مبارک احمد صاحب چیمہ مہتمم عمومی مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کو اللہ تعالیٰ نے مؤرخہ 24 راپریل 2002ء کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔الحمدللہ۔نومولود وقفِ نو کی تحریک میں شامل ہے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچہ کا نام طالوت احمد چیمہ تجویز فرمایا ہے۔نومولود مکرم چوہدری منظور احمد صاحب چیمہ درویش کا پوتا اور مکرم سلیم احمد صاحب ناصر (ریڈیو) کا نواسہ ہے۔(اعانت مشکوٰۃ-/100 روپئے)۔

☆ مکرم مولوی سی شمس الدین صاحب مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کو مؤرخہ 28 راپریل 2002ء اللہ تعالیٰ نے پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔الحمدللہ۔حضور انور نے بچہ کا نام ایقان احمد شمس تجویز فرمایا ہے۔بچہ وقفِ نو میں شامل ہے۔(اعانت مشکوٰۃ -/100 روپے)

نومولود مکرم عبدالرحمٰن صاحب الاظلور (کیرالہ) کا پوتا اور مکرم مولانا حمیدالدین صاحب شمس مبلغ سلسلہ مرحوم کا نواسہ ہے۔

☆ مکرم سیّد طارق مجید صاحب انسپکٹر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کو اللہ تعالیٰ نے 9 راپریل 2002ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔الحمدللہ۔
سیّدنا حضور انور نے از راہِ شفقت نومولود کا نام حاذق مجید تجویز فرمایا ہے۔بچہ وقفِ نو میں شامل ہے۔
نومولود مکرم ڈاکٹر سیّد مجید عالم صاحب سابق صدر جماعتِ احمدیہ خانپور ملکی (بہار) حال قادیان کا پوتا اور مکرم قریشی اختر حسین صاحب قادیان کا نواسہ ہے۔(اعانتِ مشکوٰۃ-/100 روپئے)
ان نومولودین کی صحت و سلامتی و درازیٔ عمر کے لئے، نیک ،صالح اور خادمینِ دین بننے کے لئے درخواستِ دعا ہے۔دفتر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت اور جملہ ذیلی شعبہ جات کی جانب سے ان کے والدین اور تمام عزیز و اقارب کی خدمت میں مبارک صد مبارک پیش ہے۔ (ادارہ)

درخواست دعا

☆ خاکسار کی والدہ محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ کئی سال سے مختلف عوارض میں مبتلا ہیں۔کامل و عاجل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔(شیراز احمد خان،کوریل،کشمیر)

☆ خاکسار کی والدہ محترمہ نجم النسآء صاحبہ اہلیہ محترم ملک نذیر احمد صاحب پشاوری درویش مرحوم دو سال سے فالج میں مبتلا ہیں۔کامل و عاجل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔
(ملک فاروق احمد پشاوری،کارکن نشر و اشاعت قادیان)

سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی

مجلس عرفان

منعقدہ ۱۹ر فروری ۱۹۸۴ء سے استفادہ

جہاد کا غلط تصور اور اس کے خطرناک مضمرات

مرتبہ: مکرم یوسف سلیم ملک صاحب

﴾سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فروری ۱۹۸۴ء میں سندھ کے دورہ میں تین چار روز کے لئے ناصر آباد میں بھی قیام فرمایا تھا۔ اس دوران مورخہ ۱۹ر فروری بعد نماز مغرب مجلس علم وعرفان میں جہاد کے بارہ میں ایک سوال ہوا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کا جواب دیتے ہوئے جہاد کا غلط تصور اور اس کے جو خطرناک مضمرات بیان فرمائے تھے وہ اب حرف بحرف پورے ہو رہے ہیں۔ احباب کے ازدیاد علم و ایمان کے لئے اس سوال کا جواب ذیل میں الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ پیش ہے۔﴿

جہاد کے متعلق جماعت احمدیہ کے خلاف آئے روز اعتراض اٹھائے جاتے ہیں۔ ان کے جوابات سے جماعت احمدیہ کا لٹریچر بھرا پڑا ہے۔ آج اس مجلس میں بھی ایک غیر از جماعت دوست نے سوال اٹھایا کہ لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ مرزا صاحب نے جہاد کو حرام کر دیا ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کا بڑی تفصیل سے جواب دیا جس میں ہمارے موقف کا اعادہ بھی ہے اور استدلال کے بعض نئے پہلو بھی جو اپنی ندرت اور جدت میں نہایت دلکش بھی ہیں۔ اس لئے حضور نے جو اس موقعہ پر جواب دیا اسے ذیل میں پیش کیا جا رہا ہے۔

مذہب کے نام پر جارحانہ جنگ کرنا منع ہے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا پہلے تو یہ بات ہی غلط ہے کہ حضرت مرزا صاحب نے جہاد کو حرام قرار دیا ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑی تفصیل سے مختلف کتب میں جہاد کا مضمون بیان فرمایا ہے اور بتایا ہے کہ کس چیز کو حرام کہتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں کہ مولویوں نے جہاد کا ایک غلط مطلب نکال لیا اور اس کو قرآن مجید اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کیا اس کے نتیجہ میں ساری دنیا میں اسلام کو بدنام کرنے کا موجب بن گئے۔ اور اب لوگ اس مذہب کو وحشیانہ مذہب کہتے ہیں اور اس سے نفرت کرتے ہیں۔ حالانکہ قرآن کریم نے وہ تعلیم نہیں دی جسے مولوی جہاد کے نام پر لوگوں میں بیان کرتے ہیں۔ یہ جہاد کے بارہ میں وضاحت جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمائی ہے کہ کس تعلیم کو آپ جہاد نہیں سمجھتے۔ آپ فرماتے ہیں کہ قرآن کریم میں جہاد کرنے کی شرائط بیان ہوئی ہیں اگر وہ شرائط موجود نہ ہو تو مذہب کے نام ہر جارحانہ جنگ کی اجازت نہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی قوم اگر آپ کو مذہبی لحاظ سے تنگ نہیں کرتی، آپ پر ظلم نہیں کرتی تو اس سے صرف مذہبی اختلاف کی وجہ سے لڑ پڑنا جائز نہیں ہے۔ دوسرے لفظوں میں مذہبی اختلاف کی بناء پر کسی کو تلوار کے زور سے مسلمان بنانے کی کوشش میں قتل کر دینا یہ

اسلامی تصور جہاد ہے ہی نہیں بلکہ جہاد کی جاہلانہ تعلیم ہے جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حرام قرار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ اسلامی تعلیم کے مطابق یہ جہاد ہے ہی نہیں۔

پُر امن مذہب کے نام پر بدنامی کا داغ

پس جہاد کے ذکر میں جہاں جہاں بھی حرام کا لفظ آیا ہے وہاں اس کی تشریح کرتے ہوئے اُس کی تفصیل بھی بیان فرمادی ہے کہ کیا چیز حرام ہے۔ آپؑ نے فرمایا ہے کہ ایک ہندو کسی پٹھان کے قابو میں آجاتا ہے اور مولوی اس کو کہتا ہے کہ ''اس کو قتل کردو یہ جائز ہے تمہیں ثواب ہوگا'' وہ بیچارا جہالت میں اسے ماردیتا ہے یہ سمجھ کر کہ یہ جہاد ہے۔ تو یہ کہاں کی اسلامی تعلیم ہے۔ اسلام تو امن کا مذہب ہے اس کا نام ہی امن اور سلامتی ہے۔ اس لئے آپ نے فرمایا کہ مذہب کے نام پر اختلاف مذہب کی وجہ سے کسی کو قتل کرنا یہ حرام ہے۔ البتہ اگر وہ شرطیں اکٹھی ہوجائیں جو قرآن کریم میں جہا کی بیان گئی ہیں تو اس وقت جہاد فرض ہو جائے گا۔ یعنی دشمن محض اس لئے کہ کوئی خدا کو قبول کرتا ہے یا اس کے پیغمبر کو قبول کرتا ہے تو اس کے مذہب میں دخل دے یا تلوار کے زور سے اسے مذہب تبدیل کرنے کا حکم دے یا اس کو عبادت نہ کرنے دے اور مذہب میں جبراً دخل دینا شروع کردے تو اس وقت جہاد کی شرطیں پوری ہوجائیں گی اور جہاد فرض ہو جائے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تلوار کا جہاد تو کبھی کبھی فرض ہوتا ہے لیکن جہاد کبیر جس کا قرآن کریم میں ذکر ہے تم اس جہاد کی طرف کیوں نہیں آتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک غزوہ سے واپس تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''رَجَعْنَا مِنَ الْجِهَادِ الْاَصْغَرِ اِلَى الْجِهَادِ الْاَكْبَرِ''

کہ ہم چھوٹے جہاد سے بڑے جہاد کی طرف لوٹے ہیں اب یہ بڑا جہاد کیا ہے؟ یہ قرآن کریم کے ذریعہ اپنے نفس کو رام کرنا، اصلاح احوال کرنا، دنیا کو پیغام حق پہنچانا یعنی اسلام کی تبلیغ کرنا جہاد اکبر ہے۔ تلوار کا جہاد جو کبھی کبھی فرض ہوتا ہے جب حالات مجبور کریں تو مسلمانوں کا تلوار اٹھانا جہاد اصغر کہلاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے علماء سے یہ فرمایا کہ جہاد کبیر کو چھوڑ کر جہاد صغیر کے فتوے دے رہے ہو۔ جبکہ اس جہاد کی اس وقت شرائط ہی موجود نہیں۔ یہ وہ تعلیم ہے جو مرزا صاحب نے دی جس کے پیچھے مولوی پڑ گئے اور یہ کہنا شروع کردیا کہ مرزا صاحب نے جہاد کو حرام قرار دے دیا ہے حالانکہ یہ بالکل جھوٹ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآنی جہاد کو کبھی حرام قرار نہیں دیا۔

علماء کے قول اور فعل میں کھلا تضاد

اب ان علماء سے پوچھنا چاہئے کہ اگر وہ جہاد کا وہی عقیدہ رکھتے ہیں جس کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حرام قرار دیا ہے لیکن تم تو اس جہاد کے قائل تھے تو پھر تم انگریزوں سے لڑے کیوں نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد تم نے انگریزوں کے خلاف کونسی تلوار اٹھائی ہے۔ ہندوستان میں ہندو مسلمانوں کو مار رہے تھے تم نے ان سے لڑائی کیوں نہیں کی۔ جب پارٹیشن ہوئی تو بھاگ کر تمہیں یہاں آنے کی کیا ضرورت تھی۔ تم تو تلوار کے جہاد کے قائل تھے۔ تمہیں ت تلوار کے ساتھ انگریزوں اور ہندوؤں سے لڑائی کرنی چاہئے تھی۔ لیکن اس وقت اگر کوئی مسلمانوں کے حقوق کے لئے لڑا ہے تو وہ احمدی لڑا ہے۔ مسلمان اخبار یہ بات ماننے پر مجبور ہیں کہ اس وقت قادیان وہ جگہ تھی جہاں علاقہ کے سارے مسلمان پناہ لینے کے لئے اکٹھے ہوتے تھے ان کے کھانے کا انتظام کیا جاتا تھا۔ امرتسر تک جماعت اپنے مظلوم مسلمان بھائیاں کی خدمت کر رہی تھی۔

پس جب وقت آتا ہے اس وقت تو صرف احمدی میدان عمل

میں نظر آتے ہیں اور جو اس بات کے قائل ہیں کہ ہر وقت لڑائی ہونی چاہئے اور ہر غیر مسلم سے تلوار کے زور سے دین منوانا چاہئے وہ میدان میں نظر نہیں آتے۔ انہوں نے اپنے دعویٰ پر عمل کیوں نہیں کیا۔ صاف ظاہر ہے کہ ان کے دعوے بھی جھوٹے ہی اور وہ خود بھی جھوٹے ہیں۔

اب آپ بتائے کہ اگر جہاد کا یہی مطلب ہے کہ مذہبی اختلاف کی بناء پر لڑائی کر لینی چاہئے تو ہندوستان سے لڑتے کیوں نہیں۔ وہاں جو دس کروڑ مسلمان بیٹھے ہوئے ہیں وہ حرام کی زندگی بیٹھے ہوئے ہیں، کیوں نہیں ہندوؤں سے لڑتے۔ یہوں جو عیسائی اور دوسرے مذاہب والے لوگ ہیں ان سے لڑائی کیوں نہیں شروع کر دیتے۔ پس ان کا دعویٰ کچھ اور ہے اور ان کا عمل کچھ اور ہے۔ جھوٹا وہی ہوتا ہے جا کے قول اور فعل میں تضاد ہو۔

احمدی کہتے ہیں کہ جہاد اکبر ہر حالت میں فرض ہے۔ چنانچہ وہ اپنے دعویٰ کے مطابق ساری دنیا میں اسلام کی تبلیغ اور قرآن کریم کی اشاعت کر رہے ہیں۔ دنیا کوئی ملک ایسا نہیں جہاں قرآن کریم کے ذریعہ جہاد میں مصروف نہ ہوں۔ پس ہم سچے ہیں۔ مولویوں نے فرضی باتیں بنائی ہوئی ہیں جن کے ذریعہ احمدیت کو بدنام کرنے کی خاطر لوگوں کو اشتعال دلاتے ہیں حالانکہ ان کا اپنا عمل وہ نہیں جس کا وہ اظہار کرتے ہیں۔

ان کا جہاد تو ویسے ہی ہے جیسے ایک ہندو بیچارا ایک دفعہ ایک پٹھان کے قابو آ گیا تھا وہ بیچارا اکیلا تھا پٹھان نے اُسے قابو کر لیا۔ مولویوں نے کہا ہوا تھا ایسی صورت میں یا زبردستی مسلمان کر دو ورنہ قتل کر دو۔ چنانچہ پٹھان اس کو زیر کر کے کہا کہ کلمہ پڑھو ورنہ میں تمہیں ذبح کرتا ہوں۔ پہلے تو ہندو بیچارے نے منّت سماجت کی خدا کا واسطہ دیا کہ معاف کر دو میں زبردستی مسلمان کس طرح ہو جاؤں گا یونی اگر میرے دل میں اسلام نہیں تو زبردستی کس طرح مسلمان ہو جاؤں گا۔ اس نے کہا کہ مجھے اس کا کچھ پتہ نہیں۔ مجھے اتنا پتہ ہے کہ مولوی نے فتویٰ دیا ہے کہ کافر کو مسلمان کر دو ورنہ قتل کر دو۔ ہندو نے جان بچانے کے لئے کہا کہ اچھا مجھے کلمہ پڑھا دو اور مسلمان کر لو۔ اس پر پٹھان نے کہا تمہارا قسمت۔ اچھا کلمہ مجھے بھی نہیں آتا آج اگر مجھے کلمہ آتا تو میں تجھے مسلمان کر لیتا۔ جہالت کی یہ حد ہے۔ تم غیر مذاہب کے لوگوں کو کلمہ پڑھاتے نہیں، ان کو نماز سکھاتے نہیں، اسلامی اخلاق کا درس دیتے نہیں، یہ جہاد اکبر یا جہاد کبیر تو کرتے نہیں لیکن الٹا یہ تعلیم دیتے ہو کہ تلوار اٹھاؤ اور قتل و غارت شروع کر دو۔ جو لوگ مذہب سے اختلاف کریں ان کو تہ تیغ کر دو۔ غرض اسی غلط عقید کی وجہ سے مسلوی ساری دنیا میں اسلام کو بدنام کرنے کا موجب بن گئے ہیں۔

مسلمان علماء کی خوفناک غلطی

غرض اس قسم کی تعلیم دینے والوں نے اسلام کو سب سے بڑا نقصان پہنچایا ہے۔ انگریزوں نے کیوں ہندوستان میں ہندوؤں پر اعتبار کیا اور مسلمانوں کو پیچھے پھینکا۔ اس لئے کہ یہ مولوی کہتے تھے کہ جب ہمارے ہاتھ طاقت آئے گی ہم تمہیں تلوار کے زور سے تباہ و برباد کر دیں گے۔ انگریزوں نے کہا کہ اگر تمہاری یہ نیت ہے تو ہم نے تمہیں طاقت میں آنے ہی نہیں دینا۔ نہ طاقت آئے نہ تم ہمیں برباد کرو۔ چنانچہ اب بھی بین الاقوامی سیاست میں یہ بات چل رہی ہے اور یہودی اور ہندوستانی سیاستدان اس چیز سے بے حد فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ جب بھی کوئی مسلمان طاقتور ہونے لگتا ہے تو چونکہ وہ ہتھیار تو باہر سے مانگتے ہیں ایسی صورت میں یہود، ہنود ان کے کانوں میں جا کر پٹی پڑھاتے ہیں کہ بڑے بے وقوف ہو مسلمانوں کے مذہب میں تو یہ لکھا ہے کہ مذہبی اختلاف کے نتیجہ میں تلوار کے زور سے زبردستی قبضہ کر لو۔ اب تو

مجبور ہیں ان کے پاس طاقت نہیں ہے۔ جب طاقت آئے گی یہ تمہیں مار دیں گے۔ اس لئے غیر ملکی طاقتیں ہر وقت چوکنا رہتی ہیں اور ان جو چوکنا کرنے والے مسلمان علماء ہیں جو اپنے منہ سے اپنے خلاف باتیں کرتے ہیں۔ یہ خوفناک غلطی تھی جو دراصل عالمِ اسلام کے لئے خودکشی کے مترادف تھی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس مسلمانوں کو متنبہ فرمایا اور ان کی ہمدردی میں اس قسم کی جہالت کی باتیں کرنے سے منع فرمایا۔ اور بار بار لکھا کہ اس طرح تم اپنا مذہبی نقصان بھی کر رہے ہو اور قومی نقصان کے بھی مورد بن رہے ہو۔ لیکن افسوس ہے کہ مسلمان اب تک اس جہالت میں مبتلاء ہیں۔

اب جماعت احمدیہ جو تبلیغ کرتی ہے لوگوں کو عقلی اور نقلی دلائل سے سمجھاتی ہے کہ اسلام محبت کا مذہب ہے، پیار کا مذہب ہے، اعلیٰ اخلاق اور اقدار کا مذہب ہے، تحمل اور رواداری کا مذہب ہے اسمیں یہ جائز ہی نہیں کہ مذہبی اختلاف کے نتیجہ میں تلوار اٹھا کر کسی کو قتل کر دیا جائے۔ تو دوسری طرف سے آواز آتی ہے کہ اچھا پھر فلاں مولوی کا فتویٰ کہاں گیا، فلاں کا فتویٰ کہاں گیا۔ خمینی کو طاقت ملی دیکھو وہ کیا کر رہا ہے۔ تو یہ مولوی ہماری ساری محنت کو ضائع کر دیتے ہیں اور اس طرح یہ لوگ تبلیغ اسلام کے رستہ میں زبردست روک بنے ہوئے ہیں۔ چنانچہ دشمنانِ اسلام نے اب پکا اصول بنالیا ہے۔ تمام دنیا میں وہی طاقتور ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ مسلمانوں کو طاقت میں نہ آنے دو تا کہ ان کو ہمارے خلاف علَم جہاد بلند کرنے کا موقعہ ہی نہ مل سکے۔

یہ تو وہی بات ہے جو ایک سانسی نے کہی تھی۔ انگریز اور غیر ملکی طاقتیں ہم سے وہی کام کر رہی ہیں جو سانسی نے بلّی سے کیا تھا۔ بلّی کے متعلق لوگ کہتے ہیں کہ اس کو مارنا نہیں چاہئے بلّی کو مارو تو اس کی کوک عرش تک جاتی ہے۔ یہ پنجابی کا محاورہ ہے پتہ نہیں سندھی میں بھی اس قسم کا کوئی محاورہ ہے یا نہیں۔ وہاں ہمارے گورداسپور میں ایک سانسی نے ایک دفعہ سیر گھی خریدا۔ اتفاقاً ایک ایک جنگلی بلا آیا اور اس کا سارا گھی پی گیا۔ سانسی کو بڑا غصہ آیا۔ یہ لوگ بڑے ہوشیار ہوتے ہیں بلے بلّیاں پکڑ کر کھا بھی جاتے ہیں۔ بلا گھی کے نشہ میں کماد میں سویا ہوا تھا۔ سانسی نے اسے پکڑ لیا اسے ذبح کیا اور انتڑیوں سے گھی نچوڑا تو سیر کی بجائے سوا سیر نکلا۔ اس نے بڑے فخر سے بتایا کہ یہ بدمعاش میرا گھی پی گیا تھا۔ اس نے سیر گھی پیا میں نے سوا سیر گھی نکال لیا تو کسی نے اس سے کہا کہ بیوقف تو نے بڑی غلطی کی ہے۔ بلّی کی کوک تو آسمان تک جاتی ہے تم تو مارے گئے۔ اس نے کہا میں بیوقوف نہیں تم بیوقوف ہو میں نے بلّی کی کوک نکلنے ہی نہیں دی۔ کوک نکلتی تو آسمان پر جاتی۔ پس مولیوں کے ستائے ہوئے اور ان کے ڈرائے ہوئے یہ لوگ بھی وہی سلوک کر رہے ہیں۔ کہتے ہیں کہ مسلمانوں کی کوک نکلنے ہی نہیں دینی۔ نہ طاقتور ہوں اور نہ دنیا میں مصیبت ڈالیں۔

اسلام کو نقصان پہنچانے والے اصل ذمہ دار

پس کس قدر جاہلانہ تصور ہے جو ان لوگوں نے قرآن مجید اور اسلام کی طرف منسوب کیا اور اس طرح اسلام کی تبلیغ میں روک بن گئے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم رحمۃ للعالمین ہیں لیکن ان لوگوں نے آپ ﷺ کا نہایت بھیانک چہرہ دنیا کے سامنے پیش کیا حالانکہ آپ تو دشمنوں کو معاف کرنے والے تھے۔ جس نے بھی اختلافِ مذہب کی وجہ سے کسی پر ہاتھ اُٹھایا حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے نہایت سختی سے اس کو روکا ہے۔ جنگی قیدیوں کے ساتھ آپ کا سلوک مثالی تھا۔ جب امن ہو تو تھا تو آپ ان کو چھوڑ دیا کرتے تھے۔ آپ نے خود اپنے غلاموں کو آزاد کر دیا۔ جو لوگ قتل کرنے کی نیت سے گھروں سے نکلتے تھے ان کو معاف کر دیا۔

یہ ہے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ!

مگر یہ مولوی ایسے ظالم نکلے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو غیروں کے سامنے اس طرح پیش کرتے ہیں اور وہ آپ کی یہ تصویر بنا کر پیش کرتے ہیں کہ گویا آپؐ کے ایک ہاتھ میں تلوار اور دوسرے ہاتھ میں قرآن تھا اور اس سے ان کی مراد یہ ہوتی ہے کہ مذہب اسلام کیا بس قرآن کو قبول کرو ورنہ آئی تلوار۔

اس لئے اسلام کو خطرناک نقصان پہنچانے کا ذمہ دار ہی مولوی لوگ ہیں جن کے جاہلانہ تصور کی وجہ سے اسلامی تبلیغ کو بھی نقصان پہنچا اور اسلامی سیاست کو بھی، دنیا ڈر گئی ہے اور وہ اب مسلمان قوم کا اعتبار نہیں کرتی اور اس کے ذمہ دار یہی لوگ ہیں۔ وقت کے جس امام نے اس بیماری کو ظاہر فرمایا ہے اور بڑے زور سے اس بات کا نمایاں کیا تھا کہ اسلام کی یہ تعلیم نہیں ہے۔ اسلام کا جو تصورِ جہاد مولوی پیش کر رہے ہیں وہ غلط ہے تو سب اس کے پیچھے پڑ گئے کہ تم ہمارے فائدہ کی بات کیوں کرتے ہو۔

﴿ماخوذ الفضل انٹرنیشنل یکم مارچ 2002ء﴾

ھوالشافی ہومیوپیتھک کلینک قادیان

We Treat but Allah Cures

۱۔ ڈاکٹر سید سعید احمد صاحب Ph:(R) 20432

۲۔ ڈاکٹر چوہدری عبدالعزیز اختر Ph:(R) 20351

محلہ احمدیہ قادیان

پنجاب 143516

Ph:-(Clinic)

01872-22278

RAKESH JEWELLERS

01872 21987 (S) PP
01872 20290 (R)

MAIN BAZAR QADIAN.

For every kind of Gold and Silver ornament.

All kinds of Rings & "Alaisallah" Rings also sold

KISHEN SETH, RAKESH SETH

سو سال پرانی سیٹھ پیارے لعل صراف کی دوکان

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

NASIR SHAH

GANGTOK - SIKKIM

Watch Sales & Service

All Kind of Electronics

Export & Import Goods &V.C.D and C.D Players are Available Here

Near Ahmadiyya Mission Gangtok

Ph: 03592 - 26107

03592 - 81920

اردو زبان کی کارآمد ویب سائٹس!

www.mushaira.org

اگر آپ کو اپنی پسند کے شاعر کی آڈیو کلپس سننی ہوں تو آپ اس سائٹ پر تشریف لائیں۔ یہاں بہت سے شعراء کی آڈیو کلپس موجود ہیں۔ ان میں سے چند کے نام حروف تہجی کی ترتیب سے ملاحظہ فرمائیں احمد فراز، امجد اسلام امجد، انور مسعود، بیکل اتساہی، پروفیسر عنایت علی خاں، حمایت علی شاعر، جاذب قریشی، جمیل الدین عالی، جون ایلیا، خمار بارہ بنکوی، کلیم عاجز، محسن احسان، محسن بھوپالی، منیر نیازی، ناصر زیدی، پروین شاکر، قتیل شفائی، ضمیر جعفری۔ بعض غزلوں کا انگریزی ترجمہ بھی دیا گیا ہے۔ سائٹ پر غزل کی تاریخ بھی ہے۔

www.urdupoint.com

یہ اردو کا آن لائین جریدہ ہے۔ یہاں آپ کو شاعری، طنز و مزاح، صحت کھیل، پکوان، اسلامی معلومات، بچوں کی دنیا، فن، سب ہی کچھ ملے گا۔ اردو میں مضامین اور شاعری کے مطالعہ کے لئے اچھی سائٹ ہے۔ بعض جگہوں پر خوبصورت اینی میشن (Animation) سے بھی کام لیا گیا ہے۔

www.pakdata.com/allf/allf.php

چھوٹے بچوں کو اردو کے حروف تہجی سکھانا ایک مشکل کام ہے۔ اس ویب سائٹ نے یہ مشکل کام آسان کر دیا ہے۔ یہ اردو کا ایک ملٹی میڈیا قاعدہ ہے۔ اس میں اردو کے تمام حروج تہجی موجود ہیں۔ جوں ہی آپ کسی حرف پر کلک (Cilck) کریں گے ایک ہاتھ بڑھ کر وہ حرف لکھ دے گا اور برابر میں اسی حرف سے شروع ہونے والی کسی شئے کی تصویر ابھرتی آتی ہے۔

www.urduseek.com

انگریزی الفاظ کے اردو میں معنی تلاش کرنے کے لئے یہ ایک قابل تعریف سائٹ ہے۔ آپ کوئی لفظ ٹائپ کریں چند لمحوں میں اس کے اردو معنی آپ کے سامنے ہوں گے۔ تاہم اس آن لائن ڈکشنری کا ذخیرۂ الفاظ فی الحال بہت بڑا نہیں ہے۔ امید ہے کہ اس میں بتدریج اضافہ ہوگا۔

www.urdustan.com/baitbazi.htm

اگر آپ کو بیت بازی سے دلچسپی ہے تو آپ کے کچھ ہم ذوق اسی سائٹ پر آپ کے منتظر ہیں۔ یہ آن لائین بیت بازی ہے۔ آپ جب سائٹ پر جائیں گے تو آپ کو بہت سے اشعار ملیں گے۔ آخری شعر جس حروف پر ٹوٹا ہو آپ اس حروف سے شروع ہونے والا شعر بھیج دیجئے۔ لیجئے آپ بھی بیت بازی میں شامل ہوگئے۔ یہ ضرور ہے کہ اشعار رومن اردو طریقے سے بھیجنے پڑیں گے۔

www.anquilab.com

یہ ممبئی سے شائع ہونے والا اردو کا سب سے پرانا اور مقبول عام روزنامہ اخبار ہے۔ اس سے تازہ خبروں کے علاوہ مختلف موضوعات پر بھرپور معلامات حاصل کی جاسکتی ہے۔

www.munsifdaily.com

یہ سرزمین حیدر آباد سے شائع ہونے والا مقبول عام روزنامہ اخبار ہے جو کہ ہر روز بنگلور اور ممبئی میں بھی صبح دستیاب ہوجاتا ہے جس میں عام اردو اخبارات سے ہٹ کر معلومات کا خزانہ ہوتا ہے۔

﴿بشکریہ ماہنامہ "نئی شناخت" دسمبر 2001ء نئی دھلی﴾

قسط دوئم

اکیسویں صدی میں ہونے والی حیران کن ایجادات

محمد زکریا ورک ۔ کنگسٹن کینیڈا

چودہ نئی ایجادات۔ نئی قسم کے کان ٹیکٹ لینز

وہ دن دور نہیں جب اکیسویں صدی میں لوگ ایسے کن ٹیکٹ لینز استعمال کرنا شروع کر دیں گے جو انسان کی آنکھ کے اندر نصب کئے جا سکیں گے ایسے کن ٹیکٹ لینز امریکہ کی ایک فاما سوٹیکل کمپنی نے ایجاد کئے ہیں مگر ان کو مارکیٹ میں آنے میں ابھی مزید وقت درکار ہوگا۔ ان کا اولین مقصد دور کی خراب نظر کو ٹھیک کرنا ہوگا اس طریق علاج میں کن ٹیکٹ لینز پتلی کے بیرونی پردہ کے اوپر یا آنکھ کے دوسرے متاثرہ حصوں کے اوپر نصب کر دیا جائے گا۔

مارکیٹ میں اس وقت Kera Vision کمپنی کے بنائے ہوئے لینزز INTACS کے برانڈ نیم سے دستیاب ہیں ان کو پتلی کے پردے کے اوپر رکھا جاتا ہے تو ان کے وزن سے پتلی فلیٹ ہو جاتی ہے جس سے دور کی خراب نظر کے علاج میں مدد ملتی ہے

امریکہ کی ایک اور کمپنی OPTHECS نے ایسے کن ٹیکٹ لینز ایجاد کئے ہیں جن سے دونوں امراض یعنی قریب دیکھنے اور دور دیکھنے کا تسلی بخش علاج کیا جا سکے گا اس صورت میں ڈاکٹر آنکھ کی سائڈ میں ایک ملی میٹر کے سائز کا تراش کرتا ہے اور اس کے اندر کن ٹیکٹ لینز کو IRIS آنکھ کی پتلی کی جھلی کے اوپر رکھ دیتا ہے اس قسم کے لینز امریکہ میں سن ۲۰۰۲ء تک کھلے عام دستیاب ہوں گے

تھری ڈی۔ ٹیلی ویژن

آجکل امریکہ میں ہائی ڈیفی نیشن ٹیلی ویژن کا خوب چرچا ہے مگر وہ دن دور نہیں جب ٹیلی ویژن کی سکرین کی جگہ ہم کمرہ کے اندر فضا میں تھری ڈی ہالوگرافک امیجز دیکھا کریں گے بوسٹن کے شہرہ آفاق انسٹی ٹیوٹ ایم آئی ٹی MIT کی مشہور زمانہ میڈیا لیب میں پروفیسر بین ٹن Benton ایسے تجربات میں مصروف ہیں جس کا مقصد تھری ڈی۔ ہالوگرافک ویڈیو امیجری پیدا کرنا ہے جو کہ ہالی وڈ میں بننے والی فلموں میں اور جاپان کی بعض ریسرچ لیباٹریز میں استعمال ہو رہی ہے یاد رہے کہ ہالوگرافک امیجز اس وقت بعض ممالک کی کرنسیوں اور کریڈٹ کارڈز پر استعمال کئے جاتے ہیں۔

پچھلے سال راقم الحروف نے ہالی وڈ (لاس اینجلس) کی سیر کے دوران ایک ڈاکومنٹری فلم دیکھی جس میں یہ ہالوگرافک امیجز استعمال کئے گئے تھے ایسے لگتا تھا کہ فلم میں ایکشن انسان کی آنکھوں کے عین سامنے ہو رہا ہے جس سے فیکٹ اور فکشن میں فرق کرنا بہت مشکل ہو جاتا ہے اس کو بیان کرنا ناممکن ہے ذاتی تجربہ سے ہی اس کا صحیح اندازہ ہو سکتا ہے۔

امریکہ اور کینیڈا میں بچوں کو تشدد۔ عریانی اور فحش پروگراموں

سے محفوظ رکھنے کیلئے اب ٹیلی ویژن میں ایک وی۔ چپ V-CHIP لگایا جارہا ہے جس کے استعمال سے اگر پروگرام کی ریٹنگ ہائی ہو تو سکرین سیاہ ہو جاتی ہے یہ چپ وینکور (کینیڈا) کی سائمن فریزر یونیورسٹی کے پروفیسر T. Collins نے ایجاد کیا ہے۔

سمارٹ سنیکرز - Sneakers

امریکہ میں کھیلنے والے جوتے بنانے والی کمپنیاں ایسے سنیکرز بنارہی ہیں جن کے استعمال سے باسکٹ بال جیسی کھیلوں کے کھلاڑیوں کو چوٹیں کم لگا کریں گے نائیک ایئر Nike-Air کے ہیڈ کوارٹرز بیورٹن۔ آریگان۔ امریکہ میں ایسے جوتے بنائے جا رہے ہیں جن سے گھٹنوں پر چوٹ کم آیا کریگی بلکہ سائینس دان مائیکروچپ ٹیکنالوجی کو بھی ایسے جدید جوتوں میں استعمال کریں گے جس کے مطابق شوز پہننے والے کو کھلاڑی کے دوڑنے کی رفتار اور جتنا فاصلہ اس نے طے کیا وہ ایک نائیک کمپنی کی بنائی ہوئی گھڑی میں ڈسپلے ہو سکے گا۔

ایک اور کمپنی ریباک Reebok's یہ ڈیٹا بجائے گھڑی کے انٹرنیٹ کے ذریعہ ایسے کھلاڑی کے کوچ کے پرسنل کمپیوٹر پر ڈسپلے کرے گی ایسے شوز اس سال مارکیٹ کے اندر آجائیں گے۔

الیکٹرک کار کیلئے بیٹری

جیسا کہ اس مضمون میں پہلے ذکر کیا گیا کیلی فورنیا کی ریاست میں لوگ ایسی کاریں اب چلا رہے ہیں جن کو الیکٹرک کار کہا جاتا ہے یہ کاریں بجائے پیٹرول کے بیٹری سے پاور حاصل کرتی ہیں ایسی بیٹری اسی میل تک جانے کے لئے کافی ہوتی ہے اس کے بعد کار کو ہائی وے پر خاص گیس سٹیشن پر ری چارج کر لیا جاتا ہے۔

امریکہ کی ایک میگا کمپنی تھری ایم 3M نے کیمیکل ریسرچرز اور آٹوموٹو انجنیئروں نے ایسی بیٹری تیار کی ہے جس کے سیلز کافی دیر تک کام کرتے اور یہ وزن میں کافی ہلکی ہے ایسی بیٹری سے کار ایک سو پچاس میل تک ایک چارج میں سفر کر سکتی ہے اس نئی بیٹری کا نام Lithium Polymer Battery ہے اور اس کی ایجاد میں ۸۸ ملین امریکن ڈالر خرچ آیا ہے یہ بیٹری مستقبل میں بننے والی مشینوں میں استعمال ہوگی جن میں کمپیکٹ لائیٹ ویٹ بیٹری کی ضرورت ہوگی جیسے میڈیکل۔ الیکٹرانک۔ ایروسپیس وغیرہ مگر اس کا سب سے زیادہ استعمال الیکٹرک کار میں ہوگا جس سے فضائی آلودگی بھی بہت کمی ہوگی نیز اس سے شور بھی کم ہوگا ابھی تک جو بیٹریاں ایجاد ہوئی ہیں وہ سائز میں کافی بڑی ہیں اور ان کے لئے انجن کے اندر جگہ بنانا بھی مشکل امر ہے ماس مارکیٹ کرنے کے لئے بیٹری کا چھوٹا ہونا بہت ضروری ہے یاد رہے کہ کرۂ زمین پر لیتھینم Lithium سب سے ہلکی دھات ہے۔

تھری ایم کمپنی میں انجنیئرز ایسی بیٹری بنانے میں پچھلے چھ سال سے ریسرچ کا کام کر رہے ہیں پھر اس کے بعد روڈ ٹیسٹنگ ہوگی جس میں کچھ اور عرصہ لگے گا جس طرح آجکل کاروں میں ایئر بیگ اور اینٹی لاک بریک سسٹم کاروں میں لگانے میں کافی وقت لگا اسی طرح ہر کار میں ایسی بیٹری لگانے میں شاید دس سال لگ جائیں گے۔

الٹرا سانک فری کوئینسی کلینرز

۱۹۷۰ء کی دہائی میں کن کارڈ جہاز کی سانک بوم سے گھر کی کھڑکیوں میں ہل چل مچ جایا کرتی تھی اس سے سائینس دانوں کو یہ آئیڈیا ملا کہ ساؤنڈ ویو سے چیزوں کو صاف بھی کیا جاسکتا ہے چنانچہ انجنیئروں نے ایسی مشینیں بنالیں جن سے جہازوں کے پارٹس۔ زیورات بلکہ دانتوں کو بھی الٹرا سانک فری کوئنسی سے

صاف کیا جاسکتا ہے الٹراسانک ساؤنڈ کی فری کوئینسی اس قدر اونچی ہوتی ہے کہ انسان کے کان اس کو سن نہیں سکتے۔

اس جدید سائینس (الٹراسانک کلینگ) کو اب سائینسدان گھر میں کپڑے صاف کرنے۔ برتن صاف کرنے میں استعمال کریں گے۔ جن سے واشنگ مشین۔ ڈش ڈی ٹرجنٹ۔ اور پانی کی ضرورت گھر میں کم ہو جائیگی لوگ پانی کے بغیر کپڑے اور برتن دھولیں گے عنقریب لوگ سانک ڈش واشر استعمال کریں گے جس میں صابن کی ضرورت نہیں ہوگی اس ضمن میں سب سے زیادہ ریسرچ امریکہ کے شہر پوسٹ ڈیم Postdam میں واقع کلارکسن یونیورسٹی میں ہو رہی ہے سانک وائبریشن سے برتنوں پر سے گندگی اور فوڈ کو اتارا جاسکے گا یوں گھروں میں واٹر لیس ڈش واشر استعمال ہونا شروع ہو جائیں گے۔

ایک جرمن کمپنی Fraunhofer Gesellshaft کے انجنیرز اس وقت الٹراسانک ٹیکنالوجی کو ڈرائی کلینگ مشینوں میں استعمال کرنے پر پورے زور وشور اور مستعدی سے مصروف کار ہیں جن میں پانی کی تھوڑی بہت ضرورت ہوگی کیونکہ پانی کی وجہ سے ساؤنڈ ویو کا امپیکٹ ایک ہزار گنا زیادہ ہو جاتا ہے قرین قیاس ہے کہ اگر الٹراسانک کلینگ کا صحیح استعمال صرف امریکہ جیسے وسیع ملک کے ہر گھر میں شروع ہو جائے تو اس سے صرف پانی اور انرجی کے کم استعمال سے دس بلین ڈالر کی بچت ہوگی۔

کلارک سن یونیورسٹی کے ایک ریسرچر احمد بوسنینا Ahmed Busnaina کا کہنا ہے کہ مکمل پانی کے بغیر صفائی میں ابھی دس بیس سال کا عرصہ درکار ہوگا۔

ٹی وہ چینل TiVO Channel

امریکہ میں ایک کمپنی نے وی سی آر کی طرح کی ایک مشین ایجاد کی ہے جس کا نام ٹی وہ چینل ہے یہ ٹیلی ویژن کے اوپر رکھا جائیگا اور پھر اس کو پروگرام کرنے کے بعد اس ٹیلی ویژن پر کمرشل نہیں آئیں گے اس مشین کے اندر کمپیوٹر کی طرح کی ہارڈ ڈسک ہوگی جس میں ساٹھ گھنٹے تک کے ٹیلی ویژن پروگرام ٹیپ کئے جا سکیں گے اگر آپ مصروفیت کی وجہ سے ٹی وی پر آنیوالے پروگرامز کو نہیں دیکھ سکتے اور بعد میں فرصت ملنے پر دیکھیں گے تو یہ مشین نہایت کارآمد ہوگی اس کی قیمت اس وقت چار صد امریکن ڈالر ہے اور امید ہے کہ اگلے پانچ سالوں میں امریکہ کے ہر گھر میں یہ مشین ہوگی۔

الیکٹرانک انک

بوسٹن میں شہرہ آفاق میساچوسٹس انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی (ایم آئی ٹی) کے پروفیسر Jacobson نے اس بات کا اظہار خیال کیا ہے کہ مستقبل میں اخبارات اور رسائل ای انک E-Ink سے شائع کئے جائیں گے جن کو الیکٹرانک سوچ کے آن آف کرنے سے ری پرنٹ یا ایک صفحہ کو صاف کیا جاسکے گا پروفیسر جیکب سن ای انک کمپنی کے مالک ہیں اس کمپنی نے مشہور زمانہ ڈیپارٹمنٹ سٹور J.C. Penny کیلئے الیکٹرانک پوسٹر شائع کئے ہیں جن میں ای انک کا طریقہ کار استعمال میں لایا گیا ہے۔

پروفیسر جیکب سن کا کہنا ہے کہ مستقبل میں الیکٹرانک بکس اور نیوز پیپر اسی طرح شائع ہوں گے جن میں کمپیوٹر۔ مانیٹرز۔ اور ہارڈ ڈرائیو پر انفارمیشن سٹور کرنیکی ضرورت نہیں ہوگی ای بک میں اس کی اسپائن پر بٹن ہوں گے بٹن دبائیں تو کتاب۔ وار اینڈ پیس۔ شائع ہو کر سامنے آجائیگی اس پر خاص قسم کی کوٹنگ ہوگی جو مائیکروسکوپک کیپسول سے بنی ہوگی جن میں ڈارک پگ منٹ وائیٹ پارٹیکل اور الیکٹران ہوں گے جب منفی الیکٹریکل چارج دیا جائیگا تو ڈارک پگ منٹ روشنی ملنے پر ٹیکسٹ میں نظر آنے لگے

کا مثبت چارج دیا جائیگا تو کوٹنگ دوبارہ سفید صفحہ میں تبدیل ہو جا ئیگی اور یہ خالی صفحہ ای پیج ہوگا۔

پروفیسر جیکب سن نے اس امید کا اظہار کیا ہے کہ ای انک کا پروٹو ٹائپ دو یا تین سال میں تیار ہو جائے گا۔

ایکس رے ویژن

یونیورسٹی آف سا آتھرن کیلی فورنیا۔لاس اینجلز کے پروفیسر رابرٹ شولڈز Scholtz اور اس کے گریجویٹ سٹوڈنٹ یونیو رسٹی کی ایک لیبارٹری میں ایکس رے ویژن پر تجربات کر رہے ہیں یہ ایک تاریخ ساز کام ہے جس کی اہمیت سے کم لوگ واقف ہیں۔

اس جدید ٹیکنالوجی کا نام ریڈار ٹیکنالوجی یا پلس ٹیکنالوجی Pulse Technology بھی ہے جس پر ۱۹۷۶ء سے ریسرچ کا کام ہو رہا ہے اس کے موجد لیری فولرٹن نے اس کا پیٹنٹ ۱۹۸۷ میں حاصل کیا تھا اس ٹیکنالوجی کا بڑا فائدہ یہ ہے کہ پولیس کے محکمہ کے لوگ اب دروازے کے اس پار دوسری طرف گھر کے اندر چیزوں کو با آسانی دیکھ سکیں گے تا مشتبہ لوگوں کو آسانی سے گر فتار کیا جاسکے۔یا پھر سپاہی زمین کے اندر دیکھ سکیں گے جہاں لینڈ مائن دفنائی گئی ہو اس کے علاوہ زلزلہ کی صورت میں عمارتوں کے ملبہ کے اندر پتھروں اینٹوں اور کنکریٹ کے نیچے زخمی لوگ تلاش کئے جاسکیں گے اور لوگوں کی جانیں بچائی جاسکیں گی۔

اس کا نام ریڈار ویژن بھی ہے کیونکہ ریڈار کے ذریعہ دیوار کے اندر سے اس پار دوسری طرف موجود چیزوں یا انسانوں کو دیکھا جاسکے گا ابھی تو چیزوں کو بار گراف کی صورت میں دیکھا جاتا ہے مگر مستقبل میں چیزوں کو امیج کی صورت میں کمپیوٹر سکرین پر بھی دیکھا جاسکے گا۔

سمارٹ ہوم اور روبات

مشہور زمانہ جاپانی کمپنی سونی SONY نے ایک ایسا روبات ایجاد کیا ہے جس کا نام AIBO ہے یعنی اس کا پورا نام Artificial Intelligence and Robot ہے یہ روبات سمارٹ ہوم کے آئیڈیا کی جانب پہلا قدم ہے سمارٹ ہوم میں آٹومیشن کی حکمرانی ہوگی یعنی ہر چیز انسانی مداخلت کے بغیر خود بخود سرانجام پائیگی جیسے گروسری آرڈر کرنا۔گندی پلیٹوں کی نشاندہی کرنا۔رات کو گھر میں بجلی کی لائیٹ آن کرنا۔ حتیٰ کہ سہ پہر کے وقت کتے کو سیر کرانے بھی اس کو روبات لے کر جائیگا۔

AIBO روبات کے اندر اتنی کمپیوٹر میموری موجود ہوگی کہ یہ ایک منٹ میں اٹھارہ فٹ کے فاصلہ تک جاسکتا ہے سونی کمپنی کے انجنیئرز نے اس کو اس طرح پروگرام کیا ہے کہ یہ گھر کے اندر گیمز کھیلنے کے علاوہ شرارتیں بھی کرتا ہے فی الحال انٹرنیٹ کے ذریعہ فروخت کے لئے پانچ ہزار روبات بنائے گئے ہیں اور ان کی قیمت 2500$ امریکن ڈالر ہے گھر میں ہر وہ شخص جو کمپیوٹر کا استعمال جانتا ہے اس کو پروگرام کرسکتا ہے مستقبل قریب میں ایسے روبات بن جائیں گے جو آواز پہچاننے کی اہلیت رکھتے ہوں گے۔

والک مین جیسا پرسنل کمپیوٹر

انٹرنیشنل بزنس مشین (آئی بی ایم) کمپنی ایسا پرسنل کمپیوٹر تیار کر رہی ہے جو والک مین کے سائز کا ہوگا اور جو انسان کی بیلٹ میں لگایا جاسکے گا یعنی یہ وزن میں بہت ہلکا ہوگا اور اسکی قیمت شروع میں دو ہزار پانچ صد ڈالر ہوگی جوں جوں یہ والک مین کی طرح مقبول عام ہوتے جائیں گے ان کی قیمت گرتی جا ئیگی اس کمپیوٹر کا ماؤس پنسل پر لگے ربر کے سائز کا ہوگا اس کا مانیٹر پین پر لگی کیپ کے سائز کا ہوگا جو آنکھ سے ایک انچ کے فاصلہ پر ہوگا مگر انسان کو ایسے محسوس ہوگا جیسے کہ وہ چودہ انچ کا مانیٹر ہے یہ

پرسنل کمپیوٹر ڈیسک ٹاپ سے مل کر بھی کام کرے گا اس کے ساتھ کی بورڈ بھی لگایا جاسکے گا مگر اس کی بجائے اس کے اندر آواز پہچاننے والا سافٹ وئر شامل ہوگا جس کی وجہ سے کی بورڈ (Key board) کی ضرورت نہ ہوگی۔

۱۹۹۴ میں سائیبر ناٹ کمپنی نے امریکن ملٹری کو ایسے بیس ہزار کمپیوٹر فروخت کئے جن سے فیلڈ میں ٹینک مرمت کئے جاتے ہیں اس کمپنی کے ایسے پی۔سی (Personal Computer) کی قیمت خرید پانچ ہزار ڈالر ہے۔

آنکھ میں کمپیوٹر کی تنصیب

امریکہ کی جان ہپکنز یونیورسٹی کے سائینس دانوں نے بصارت کی بحالی کا جو نیا نظام ایجاد کیا ہے اس سے پندرہ مریضوں کی بینائی بحال کی جاچکی ہے اس نظام کے تحت آنکھ کے اندر پردہ چشم پر کمپیوٹر چپ لگایا جائے گا چشمہ پر نصب وڈیو کیمرہ مناظر کو دیکھ کر اینٹینا کے ذریعہ ریڈیائی لہروں کی شکل میں چپ تک پہنچا دیتا ہے چپ برقیاتی سگنل جاری کرتا ہے جو بصری اعصاب سے گزر کر دماغ تک پہنچتے ہیں اور دماغ انہیں پہچان لیتا ہے۔

چپ کے اوپر نصب کیمرہ

بیسویں صدی کا ایک محیر العقول کارنامہ چیزوں کو چھوٹے سے چھوٹا بنانا miniaturization تھا۔ ٹیپ کیسٹ پلیئر جو خود کیسٹ سے بڑے نہ تھے ناخن کے برابر کا سیل فون۔ ویب سرفر۔ سٹاک پرائس چیکر۔ سپورٹس اسکور چیکر ہاتھ کے سائز کا پالم کمپیوٹر Palm Vx Computer وغیرہ جس پر ای میل۔ خبریں اور پرسنل ڈیٹا دیکھا جاسکتا ہے

وڈیو کیمرہ جو ایک چپ کے اوپر نصب ہوگا اس کے ذریعہ کار کے بلائنڈ سپاٹ کا پتہ لگایا جاسکے گا یا وڈیو کانفرنس کے دوران اس کو وڈیو ٹرمینل کے اوپر رکھ دیں۔ یا بچہ کی چارپائی CRIB کے اوپر اسکو لگا دیں تا نیند کے دوران اس کا خیال رکھا جائے یا گھر کے اندر ان کو جگہہ جگہہ لگا دیں اور یہ سکیورٹی کا کام کریگا۔ اس کیمرہ میں کوئی فلم نہ ہوگی چپ کیمرہ کا سائز امریکی سکہ ۲۵ سینٹ کے برابر ہوگا اس کو بیٹری سے پاور کیا جائیگا اس کا پروٹوٹائپ نیوجرسی میں واقع کمپنی لوسینٹ ٹیکنالوجیز کی بیل لیب میں تیار ہوا ہے اس کیمرہ سے لئے گئے امیجز کو پرسنل کمپیوٹر پر ڈاؤن لوڈ کیا جاسکے گا۔

جانوروں کے اعضاء انسانوں میں

جانوروں کے اعضاء کو انسانوں میں استعمال کرنے کی سائینس میں بہت ترقی ہورہی ہے اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ انسانی اعضاء کو ضرورت اس وقت بہت زیادہ ہے۔ ہسپتالوں میں اس قدر مریض ویٹنگ لسٹ پر ہیں کہ ان کے لئے مزید انتظار بہت مشکل ہوتا جارہا ہے اس چیز کے مدنظر سائینسدان ایسے جانور پیدا کرنے میں مصروف ہیں جن کا واحد مقصد اعضاء پیدا کرنا ہوگا۔ اس سائینس کا نام xeno-transplantation ہے۔

سائینسدانوں نے دعویٰ کیا ہے کہ انہوں نے بڑھاپے کو روکنے کا طریقہ دریافت کرلیا ہے بتایا گیا ہے کہ ایک خوردبینی جانور کو بعض ادویات دی گئیں تو وہ اپنی نارمل عمر سے پچاس فی صد زندہ رہا امید کی جاتی ہے کہ اس طرح انسانوں کی عمر بھی بڑھائی جانیکے امکانات ہیں۔ اسی طرح سائینسدانوں نے دل کے مریضوں میں خون کا بہاؤ تیز کرنے کا طریقہ بھی دریافت کرلیا ہے اس طریقے کے مطابق ایک جین نظام دوران خون میں داخل کیا جائیگا جو دل کے متاثرہ یا مردہ پٹھوں میں نشوونما بڑھائیگا ایک تجربہ میں دیکھنے میں آیا کہ اس جین نے خون کی متاثرہ نالیوں میں نشوونما کو بڑھا دیا۔

انسانی جینوم کو ڈی کوڈ کرنے کا کام اگرچہ بیسویں صدی

میں سرانجام پایا مگر اب اس صدی میں انسانی ڈی این اے میں جین کے کوڈ کو انالائیز کرنے سے نئی ادویہ کی تیاری۔ ان کے بہتر اثرات کو جانچنے۔ اور موت سے بچنے کے امکانات پہلے سے زیادہ روشن ہو گئے ہیں اس دریافت کو سائینسدان انسان کے چاند پر اترنے اور پینسلین کی دریافت کے برابر کارنامہ قرار دے رہے ہیں امید کی جاتی ہے کہ اس نئی سائینس کے نتیجہ میں درجنوں بیماریوں کی تشخیص اور ان کے مؤثر علاج کے دروازے کھل جائیں گے اور سرطان جیسے موذی مرض کا علاج ممکن ہو جائیگا۔

دس سال قبل سائینسدان کہتے تھے کہ انسانی جسم میں ایک لاکھ کے قریب جینز ہوتے ہیں مگر اب جدید تحقیق کے مطابق ان جینز کی تعداد تیس ہزار ہے انسانی خلیوں کو مکمل طور پر سمجھنے کے لئے دیگر جانوروں کے جینٹک کوڈ کے ساتھ تقابل بھی لازمی ہے۔

ہائی وے گائیڈ

وہ دن دور نہیں جب امریکہ میں ہائی ویز پر کاریں ڈرائیور کی مدد کے بغیر سفر کر رہی ہوں گی جیسے ہوائی جہاز کو ایمرجینسی میں آٹو پائیلٹ سے اڑایا جاتا ہے۔ کہنے کو تو یہ سائینس فکشن لگتا ہے مگر تھری ایم 3M کمپنی والوں نے فی الحال magnetic road tape اور کار سینسر سسٹم ایجاد کیا ہے جس سے نیند میں اونگھنے والے ڈرائیوروں کو حادثہ سے بچایا جا سکے گا میگنیٹک روڈ ٹیپ سڑک کے اوپر چسپاں کیا جاتا ہے کار میں موجود سینسر اور ڈسپلے سکرین سے ڈرائیور کو پتہ لگ جائیگا کہ وہ سڑک سے نیچے جانے لگا ہے غلطی کی صورت میں اسٹیرنگ وہیل یا بریک پیڈل شدت سے ہلنا شروع کر دیگا۔

اس قسم کا ٹیپ کیلی فورنیا کی بعض ہائی ویز پر اس وقت استعمال کیا جارہا ہے اٹلی اور سوئزرلینڈ میں یہ ٹیپ ٹرین اسٹیشنوں پر زیر استعمال ہے جہاں نابینا لوگ پلیٹ فارم اور بلڈنگوں کے اندر خاص قسم کی چھڑی کے استعمال سے راستہ تلاش کر لیتے ہیں۔

امریکہ میں کاریں چوری بہت ہوتی ہیں اس چیز کے سدباب کیلئے گلوبل پوزیشننگ سسٹم GPS کو استعمال میں لایا جارہا ہے کار کے اندر ایک آلہ لگا یا دیا جاتا ہے جس کے اندر خفیہ کوڈ ہوتا ہے جی پی ایس کی مدد سے کار چوری ہونے پر یہ کوڈ ایکٹی ویٹ کر دیا جاتا ہے اور جہاں کار موجود ہوتی ہے اس کا نقشہ یا گھر کا ایڈریس ٹیکساس میں موجود کمپنی کے ہیڈ کوارٹرز میں کمپیوٹر سکرین پر آ جاتا ہے وہاں سے وہ لوگ شہر کی پولیس کو کار کی لوکیشن بتلا دیتے ہیں اور چوری شدہ کار تلاش کر لی جاتی ہے ایسا ہی ایک واقعہ کنگسٹن شہر میں ہوا اور پولیس نے کار دو گھنٹے میں تلاش کر لی۔

لطائف

☆......ایک مسخرا کسی امیر کے پاس گیا وہ امیر بہت اچھے فرش پر بڑی شان سے تکیہ لگائے بیٹھا تھا یہ مسخرا ادب سے دور تو نہ بیٹھا اس کے پاس جا کر بیٹھ گیا امیر کو غصہ آیا اور مسخرے سے کہنے لگا تجھ میں اور گدھے میں کیا فرق ہے؟ تو مسخرے نے بالشت سے اپنے اور امیر کے درمیان فاصلہ ناپ کر جواب دیا کہ حضور دو بالشت کا۔

☆......ایک بچہ جو پہلے ہی دن اسکول گیا اور واپس گھر آیا تو ماں نے پوچھا ''بیٹا آج کیا پڑھا؟'' لڑکا بولا کچھ بھی نہیں ماں کہنے لگی تو پھر دن بھر کیا کرتا رہا لڑکے نے جواب دیا ایک شخص وہاں کرسی پر بیٹھا تھا اسے الف ب نہیں آتی تھی وہ بار بار ہم سے پوچھتا تھا اور ہم اسے بتاتے رہے۔

﴿مرسلہ طلحہ احمد چیمہ قادیان﴾

ملک ملک کی سیر
افغانستان

از شاہد احمد ندیم

نام: اسلامی امارۃ افغانستان

دارالحکومت: کابل رقبہ: 647,497 مربع کلومیٹر آبادی: 2.25 کروڑ

زبان: پشتو، دری اور فارسی وغیرہ شرح خواندگی: 31.5 فیصد مذہب: اسلام کرنسی: افغانی (ایک ڈالر= 4,750 افغانی) آمدنی کس= 800 ڈالر

نسلی تناسب: پشتون 38%، تاجک 25%، ہزارا 19%، اُزبیک 6%

عبوری حکومت کے صدر: حامد کرزئی

جغرافیائی حالت: افغانستان چاروں اطراف سے خشکی سے گھرا ہوا وسطِ ایشیا کی ایک جمہوریت ہے۔ افغانستان کی سرحد مشرق وجنوب، مغرب میں ایران، شمال میں ترکمانستان، تاجکستان، ازبکستان اور شمال مشرق میں کچھ حصہ چین سے لگتا ہے۔ ملک کا اکثر حصہ سطح سمندر سے 4000 فٹ سے بلند ہے۔ موسم خشک ہے اور درجہ حرارت اکثر اونچا رہتا ہے۔

تاریخی پس منظر: اس کا اصل نام شروع میں آریانا یا باکٹریا تھا، لیکن بعد میں یہ خراسان (طلوع ہوتے ہوئے سورج کی زمین) کے نام سے معروف ہوا۔ افغانستان کا ذکر تاریخ میں سب سے پہلے 6ویں صدی قبل مسیح میں ملتا ہے جب اِسے Achaemenids نے فارس کی حکومت میں شامل کیا۔ 330 ق م میں یہ علاقہ اسکندر اعظم کے قبضہ میں تھا جس پر بعد میں Chadargupta نے قبضہ کرلیا۔ 7ویں صدی میں جب عرب فاتحین نے افغانستان پر اقتدار حاصل کیا تو اس وقت وہاں Ephtalites کا قبضہ تھا۔

10ویں صدی کے درمیان محمود غزنوی (971-1030) کے عہد میں ترکیوں کو اس ملک میں مکمل بالادستی حاصل ہوگئی۔ غوری سلسلہ حکومت کے عہد (1148-1215) میں اسلامی تہذیب وتمدن نے نئی بلندیاں حاصل کیں۔ لیکن منگول حملہ آور چنگیز خان نے 1220ء میں اس ملک پر حملہ کردیا اور تقریباً 14ویں صدی تک اس کا قبضہ جاری رہا حتیٰ کہ ایک ترکمانی فاتح تیمور لنگ ملک کے شمالی حصہ پر فتحیابی حاصل کی۔ اسکے بعد اسکے مشہور جانشین بابر، جو بعد میں ہندوستان میں مغلیہ حکومت کا بانی مبانی بنا، نے 1504ء میں کابل پر کامیابی حاصل کرلی۔

گذشتہ حالات: افغانستان ہمیشہ سے ہی جنگ وجدال کا آماجگاہ رہا ہے۔ یہاں 1973ء تک شاہی حکومت رہی۔ 1960ء میں افغانستان کو شدید مالی بحران سے دوچار ہونا پڑا اور تین سالہ قحط کی وجہ سے صورتحال مزید کشیدہ ہوگئی اور فاقہ کشی سے تقریباً 80000 افراد ہلاک ہوگئے۔

شاہی اقتدار کو 1973ء میں بے دخل کردیا گیا اور نور تارا کی کے 1978ء تختہ پلٹنے کے بعد سوویت حامی بائیں بازو اقتدار پر آگئے اور ایک 'مارکسٹ عوامی جمہوریت' وجود میں آئی۔ 1986ء میں جنرل نجیب اللہ صدر بنے۔ سوویت فوج نے دسمبر 1979ء میں ملک میں بھاری تعداد میں اپنی افواج کو متعین کردیا۔ ایک اندازہ کے مطابق روسی افواج کی تعداد 118000 تھی۔ لیکن انکو افغان ''مجاہدین'' کی طرف سے شدید مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا اور انکے حملوں میں تقریباً 15000 روسی فوجی ہلاک ہوگئے۔ سوویت فوجیں 1989ء میں واپس چلی گئیں۔ ماہِ فروری میں جنرل نجیب اللہ کی قیادت میں ایک فوجی کونسل کا اعلان کیا گیا۔ افغان قبائلیوں نے صبغت اللہ مجددی کو عبوری حکومت کے صدر کے طور پر منتخب کیا۔ انہوں نے اقتدار فوجی قیادت والی کونسل کو سونپ دیا۔

'مجاہدین' گروپ، جنہوں نے اپریل 92ء میں کابل پر قبضہ کیا تھا، برسرِ پیکار ہوگئے۔ کابل کی نصف آبادی شہر سے ہجرت کر گئی۔ جنوری 1994ء میں صدر برہان الدین ربّانی اور وزیر اعظم گلبدین حکمتیار کے اختلافات اُبھر کر منظرِ عام پر آگئے۔

چند ہی ماہ بعد نئی تشکیل شدہ تنظیم 'طالبان' (دینی طلباء) ایک نئی طاقت کی صورت میں نمودار ہوئے۔ 1995ء میں وہ ملک کے 1/3 ایک تہائی حصہ پر قابض تھے۔ جون 1996ء، میں گلبدین حکمتیار نے دوبارہ ربّانی سے ہاتھ ملالیا اور وزیر اعظم کے طور پر اقتدار سنبھالا۔ لیکن ربّانی کو طالبان نے بے دخل کردیا اور خود تراشیدہ 'سخت اسلامی قوانین' ملک میں نافذ کردیے۔ عورتوں کے حقوق کو پوری طرح سے تلف کردیا گیا اور انکے تعلیم حاصل کرنے اور باہر نکلنے پر پابندی لگادی گئی۔

سابق صدر نجیب اللہ کو پھانسی پر لٹکا دیا گیا۔ ربّانی ودیگر بے دخل کیے گئے لیڈروں نے کابل چھوڑ کر مخالف فوجوں سے اتحاد کرلیا۔ اُس وقت ملک کا 90% علاقہ طالبان کے کنٹرول میں تھا جبکہ شمالی اتحاد محض شمال تک ہی محدود تھا۔

قارئین مشکوٰۃ کی معلومات میں گرانقدر اضافہ کے مقصد سے مشکوٰۃ ''ملک ملک کی سیر'' کے عنوان سے ایک سلسلۂ مضامین شروع کررہا ہے۔ Alphabets کی ترتیب سے ایک ایک ملک کی سیر کرائی جائے گی۔

لیکن 11 ستمبر کے حملوں کے بعد امریکہ اور اسکے اتحادی ملکوں کے حملہ کے بعد اِس وقت طالبان کو پوری طرح سے نیست و نابود کر دیا گیا ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ طالبان میں پاکستانی اسلامی گوریلاؤں، پاکستانی فوجیوں اور عربی جنگجوؤں کو بھرتی کیا گیا تھا اور یہ سب عرب تاجر اُسامہ بن لادن کی قیادت میں کیا گیا تھا جسے امریکہ بین الاقوامی تشدد پھیلانے کا ملزم قرار دیتا ہے۔ طالبان نے اسامہ بن لادن پر کسی بھی قسم کی قانونی کارروائی کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ طالبان کی حکومت کو محض پاکستان، سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات نے ہی تسلیم کیا تھا۔

1998ء میں امریکی سفارتخانہ پر ہوئے بم حملہ کے بعد بن لادن کو یہاں پناہ دینے کی وجہ سے اقوام متحدہ نے 98ء اور 99ء میں افغانستان پر پابندیاں نافذ کردیں، جسمیں بین الاقوامی پرواز، بیرونی ممالک میں طالبان کے assets پر پابندی، طالبان کو ہتھیار کی فروخت پر پابندی اور اسکے افسران پر بیرونی ممالک کے سفر پر پابندیاں وغیرہ شامل تھیں۔

اقوام متحدہ کے مطابق افریقہ کو چھوڑ کر افغانستان دنیا کا سب سے پسماندہ ملک ہے۔ بچوں کی موت کی شرح یہاں سب سے زیادہ ہے۔ بیروزگاری کی شرح تقریباً 50 فیصد ہے۔ Inflation 500% سے بھی زیادہ ہے۔ بین الاقوامی اداروں کی رپورٹ کے مطابق تقریباً 20 لاکھ افغانیوں نے اپنے گھر بار چھوڑ کر ملک کے دوسرے حصوں میں سکونت اختیار کر لی ہے۔ اِن کے علاوہ 14 لاکھ افغانیوں نے ایران میں پناہ لی ہوئی ہے جبکہ 9 لاکھ پاکستان میں رہ رہے ہیں۔ افغانستان میں ایک کروڑ سے زائد بارودی سرنگیں بچھی ہوئی ہیں جو 866 مربع کلومیٹر کے رقبہ پر لگائی گئی ہیں۔ 2007ء تک ہی افغانستان کو بارودی سرنگوں سے پاک کیا جا سکے گا اور وہ بھی اسی صورت میں کہ اگر اسکے لئے مطلوبہ رقم مہیا ہو گی۔

یہاں کی اہم فصلیں گندم، کپاس، پھل، میوے اور اُون ہیں۔

خیال ہے کہ افغانستان دنیا کی 3/4 افیم برآمد کرتا ہے۔ سن 2000ء میں سب سے زیادہ کاشتکاری کی جانے والی فصل افیم ہی تھی۔ بھیڑیں پالنا دوسرا اہم پیشہ ہے۔

معدنیات: کوئلہ، نمک، قدرتی گیس، پٹرولیم، لوہا اور تانبہ وغیرہ۔

صنعتیں: کپڑا، سیمنٹ، فرنیچر اور قالین وغیرہ۔

بھارت میں افغانی سفارتخانہ:

EMBASSY OF AFGHANISTAN
5/50-F SHANTI PATH, CHANAKYAPURI,
NEW DELHI-110021
Tel. 6886625, 4103328 FAX: 6875439
E-mail: mizanafghan@yahoo.com

افغانستان میں ہندوستانی سفارتخانہ:

EMBASSY OF INDIA
MALALAI WAT, SHAHRE-NAU
KABUL, AFGHANISTAN
Tel. 00-93-30556, 30557

جماعت احمدیہ اور افغانستان:

جماعت احمدیہ کو افغانستان سے ایک خاص نسبت ہے۔ یہی وہ زمین ہے جہاں حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی زندگی میں ہی صادقین کو اپنے ایمان اور وفا کا مظاہرہ کرنے کا موقعہ ملا۔ یہی وہ دھرتی ہے جہاں حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف صاحبؓ اور آپکے ایک شاگرد رشید حضرت میاں عبد الرحمٰن صاحبؓ کو نہایت بہیمانہ طریق پر محض امام وقت پر ایمان لانے کی وجہ سے شہید کر دیا گیا۔ ان دونوں بزرگوں کی شہادت کے ساتھ ہی حضرت اقدس علیہ السلام کی پیشگوئی شاتان تذبحان کل من علیها فان نہایت شان سے پوری ہوئی۔

جب حضور علیہ السلام کو ان دونوں فدائیین کی شہادت کے المناک واقعہ کا علم ہوا تو آپ نے نہایت پُر فغاں دل سے ایک کتاب ''تذکرۃ الشہادتین'' تصنیف فرمائی اور حضرت صاحبزادہ صاحب شہیدؓ کے واقعہ شہادت کو تفصیل سے درج کیا اور آپکی قربانی پر یُوں صدق کی مہر لگائی کہ:

''اے عبد اللطیف تیرے پر ہزاروں رحمتیں کہ تو نے میری زندگی میں ہی اپنے صدق کا نمونہ دکھایا''۔ (تذکرۃ الشہادتین ص 60)

پھر فرمایا:

''یار کے کوچہ تک ہزار ہا میل کی مسافت ہے۔ جنگل کانٹوں سے پُر ہیں اور اس میں لاکھوں بلائیں موجود ہیں۔ لیکن اس شیخ عجم کی ہوشیاری تو دیکھو، جس نے یہ پُرخطر بیاباں ایک ہی چھلانگ میں طے کر لیا''۔

آپ نے کابل کی زمین کے متعلق خدا تعالیٰ کے فیصلہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا

''اے! کابل کی سرزمین تو گواہ رہے کہ تیرے پر سخت ظلم کا ارتکاب کیا گیا۔ اے! بدقسمت سرزمین تو خدا کی نظر سے گر گئی......''

آپ نہایت تحدّی کے ساتھ ایک عالمگیر غلبہ کی خبر دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

''اے تمام لوگو سن رکھو! یہ اسکی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا اور حجت اور برہان کی رُو سے سب پر ان کو غلبہ بخشیگا۔ وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہو گا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا''۔ (ایضاً ص 66)

یہ دونوں پیشگوئیاں جس شان سے پوری ہوئی اور ہو رہی ہیں اسکے متعلق کسی مزید وضاحت کی ضرورت نہیں۔

اللہ تعالیٰ اس شیخ عجم کے خون کا اثر جلد ظاہر کرے اور اس ملک کو احمدیت کی جھولی میں ڈال دے۔ آمین اللّٰھم آمین

اخبار مجالس

جلسہ واقفین نو آسنور

مورخہ 7 اپریل 2002ء کو آسنور میں مکرم مولوی ناصر احمد صاحب ندیم مبلغ سلسلہ کی صدارت میں وقف نو کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں مکرم مولوی سید باسط رسول صاحب، مکرم فرید احمد صاحب ڈار اور خاکسار نے والدین کی ذمہ داریوں اور واقفین نو بچوں کی تربیت کے موضوع پر تقاریر کیں۔ صدارتی خطاب کے بعد یہ اجلاس ختم ہوا۔

﴿منیب الرحمٰن قائد مجلس خدام الاحمدیہ آسنور﴾

جلسہ ہائے یوم مصلح موعود منانے والی مجالس کی رپورٹیں

لجنہ کوسمبی اڑیسہ

محترمہ نور جہاں خاتون صاحبہ کی زیر صدارت تلاوت کلام پاک سے جلسہ کا آغاز ہوا۔ عہد نامہ، نظم کے بعد 9 ممبرات نے تقاریر کیں۔ جلسہ میں 40 فیصد ممبرات لجنہ اور 18 غیر از جماعت بہنوں نے شرکت کی۔

لجنہ کانپور یو۔پی

مورخہ 20 فروری کو جلسہ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید، عہد نامہ اور نظم کے بعد 4 ممبرات نے تقاریر کیں اور 2 ممبرات نے نظمیں پڑھیں۔ جلسہ میں حاضری 50 فیصد رہی۔

لجنہ ناصر آباد کشمیر

مکرمہ صدر صاحبہ کی زیر صدارت تلاوت قرآن مجید سے جلسہ کا آغاز ہوا عہد نامہ اور نظم کے بعد 4 ممبرات نے تقاریر کیں۔ ناصرات الاحمدیہ کا کوئز پروگرام ہوا۔ بچیوں میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

لجنہ سورب کرناٹک

مورخہ 20 فروری کو جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ عہد نامہ و نظم کے بعد پیشگوئی کا متن پڑھا گیا۔ سیرت کے عنوان پر 2 تقاریر ہوئیں۔ درمیان میں 2 نظمیں ہوئیں، کوئز پروگرام بھی ہوا دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ ناصرات کی ممبران کا علیحدہ پروگرام ہوا۔

لجنہ چنتہ کنٹہ آندھرا

جلسہ کا آغاز مکرمہ بشریٰ نثار صاحبہ صدر لجنہ کی زیر صدارت تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ عہد نامہ و نظم کے بعد 7 ممبرات نے تقاریر کیں اور 3 ممبرات نے نظمیں پڑھیں۔ آخر میں صدر اجلاس کا خطاب ہوا جلسہ میں چنتہ کنٹہ اور وڈمان کی لجنہ و ناصرات کی 100 ممبرات نے شرکت کی۔

لجنہ کیرنگ اڑیسہ

مکرمہ منصورہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ کیرنگ کی زیر صدارت جلسے کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ نظم اور حدیث کے بعد 3 ممبرات نے تقاریر کیں اور 2 ممبرات نے نظمیں پڑھیں۔ ناصرات کی بچیوں نے بھی پروگرام میں حصہ لیا۔ جلسہ میں 200 ممبرات حاضر ہوئیں۔

لجنہ مرکرہ کرناٹک

مکرمہ صدر صاحبہ کی زیر صدارت جلسہ کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد اردو، ملیالم اور کنڑ زبان میں 5 ممبرات نے تقاریر کیں اور 3 نظمیں ہوئیں دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

لجنہ امروہہ یو۔پی

مورخہ 28 فروری کو تلاوت قرآن مجید سے جلسہ کا آغاز ہوا۔ عہد نامہ اور نظم کے بعد 8 ممبرات نے تقاریر کیں اور 4 ممبرات نے نظمیں پڑھیں۔ جلسہ میں 70 فیصد ممبرات حاضر ہوئیں۔ دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

لجنہ بھدرک اڑیسہ

جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ عہد نامہ و نظم کے بعد لجنہ و ناصرات کی ممبران نے تقاریر اور نظمیں پڑھیں۔ جلسہ میں 29 ممبرات لجنہ و ناصرات شامل تھیں۔

لجنہ بنگلور کرناٹک

مورخہ 10 مارچ کو جلسہ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید عہد نامہ اور نظم کے بعد 3 ممبرات لجنہ اور 1 ممبر ناصرات نے تقاریر کیں۔ ایک بچی نے قصیدہ کے 60 اشعار سنائے۔ جلسہ میں 39 ممبرات حاضر تھیں۔

لجنہ حیدرآباد آندھرا

مورخہ 10 مارچ کو سعید آباد میں محترمہ صدیقہ آفتاب صاحبہ کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم سے جلسہ کا آغاز ہوا۔ حدیث اور نظم کے بعد پیشگوئی کا متن پڑھا گیا۔ بعدہ حضرت مصلح موعودؓ کی سیرت کے واقعات پر مبنی ناصرات معیار دوئم کی 4 بچیوں نے گلدستہ پروگرام پیش کیا۔ بعدہ 2 ممبرات نے تقاریر اور 4 ممبرات نے نظمیں پڑھیں۔ حاضری 200 رہی۔

لجنہ مونگھیر بہار

جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ عہد نامہ و نظم کے بعد پیشگوئی کا متن پڑھا گیا۔ بعدہ 5 ممبرات نے تقاریر اور 2 ممبرات نے نظمیں پڑھیں۔ ناصرات الاحمدیہ کی علیحدہ پروگرام ہوا۔ جس میں 3 تقاریر، 2 نظمیں اور 1 ترانہ پڑھا گیا۔ دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

لجنہ سکندرآباد

محترمہ فرحت اللہ دین صاحبہ کی زیر صدارت تلاوت قرآن مجید سے جلسے کا آغاز ہوا۔ حدیث کے بعد پیشگوئی کا متن پڑھا گیا۔ نظم کے بعد 4 ممبرات نے تقاریر کیں۔ 3 ممبرات نے نظمیں پڑھیں آخر میں کوئز کا پروگرام ہوا۔ صدر اجلاس کے خطاب اور دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ جلسہ میں 50 ممبرات حاضر ہوئیں۔ ناصرات الاحمدیہ کا علیحدہ پروگرام ہوا۔ تلاوت، عہد نامہ اور نظم کے بعد پیشگوئی کا متن پڑھا گیا۔ 2 ناصرات کی ممبرات نے تقاریر کیں اور 3 ممبرات نے نظمیں پڑھیں۔ کوئز اور بیت بازی کا مقابلہ بھی ہوا۔ صدر اجلاس کے خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ برخاست ہوا۔

لجنہ سرینگر کشمیر

12 مارچ کو جلسہ مصلح موعودؓ زیر صدارت محترمہ امۃ الرفیق صاحبہ صدر لجنہ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید، نظم اور عہد نامہ کے بعد 2 ممبرات نے تقاریر کیں اور دو نظمیں ہوئیں۔ دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

منظوری قائدین علاقائی برائے سال

2001-02ء

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے نئے سال 2001-02ء کے لئے درج ذیل قائدین علاقائی کی تقرری کی منظوری مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے دی ہے۔ متعلقہ مجالس مطلع رہیں۔

1. مکرم بجت پڑیت صاحب قائد علاقائی کیرلہ
2. مکرم اے محمد ناصر احمد صاحب میلاپالم ,, ,, تامل ناڈو
3. مکرم محمد عظمت صاحب غوری ,, ,, آندھرا
4. مکرم سید شارق مجید صاحب ,, ,, جنوبی کرناٹک
5. مکرم وسیم احمد وسیم صاحب یادگیر ,, ,, شمالی کرناٹک
6. مکرم شیخ عبدالحلیم صاحب کیرہ ,, ,, بنگال
7. مکرم سید احمد نصیر اللہ صاحب ,, ,, اڑیسہ
8. مکرم سید وسیم احمد صاحب سیفی بیج بہارہ ,, ,, کشمیر
9. مکرم نثار احمد اختر صاحب ,, ,, جموں
11. مکرم عبدالعلیم صاحب عثمان آباد ,, ,, مہاراشٹرا
12. مکرم محمد نورالدین صاحب قادیان ,, ,, ہریانہ
13. مکرم مبارک احمد صاحب تقوی قادیان ,, ,, پنجاب
14. مکرم شعیب سولیجہ صاحب کانپور ,, ,, یو۔پی۔
15. محمد انوراللہ فضل احمد صاحب ,, ,, بہار
16. مکرم مبشر احمد صاحب موسیٰ بنی مائنز ,, ,, جھارکھنڈ
17. مکرم شریف احمد صاحب فاروقی ,, ,, راجستھان
18. مکرم داؤد احمد صاحب ,, ,, دہلی
19. مکرم عطاء الٰہی احسن غوری صاحب ,, ,, ہماچل

﴿معتمد مجلس خدام الاحمدیہ بھارت﴾

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ یَوْمٌ لَّا بَیْعٌ فِیْهِ وَ لَا خُلَّةٌ وَّ لَا شَفَاعَةٌ ؕ وَ الْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ

طالب دعا۔

AHMAD-FRUIT-AGENCY

Commision & Forwarding Agents

ASNOOR(KULGAM) KASHMIR

MANUFACTURERS. EXPORTERS & IMPORTERS OF ALL KINDS OF FASHION LEATHER

janic eximp

16D, TOPLA 2nd LANE KOLKATA-39

PH: 91-33-3440150 FAX: 91-33-344 0150

MOB: 098310 78428 E-mail: janiceximp@usa.net

رپورٹ یوم مسیح موعود

مجلس خدام الاحمدیہ کے تحت عثمان آباد میں مورخہ ۲۴؍اگست کو یوم مسیح موعود منعقد کیا گیا۔ اس اجلاس کی صدارت محترم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے کی۔ تلاوت قرآن مجید عزیز طاہر احمد نے کی۔ عبدالصمد صاحب نے نظم پیش کی۔ تقاریر میں پہلی تقریر ایک طفل عزیز وجاہت احمد نے کی اور دوسری تقریر مکرم وسیم احمد صاحب عظیم نے کی۔ بعدازاں مکرم عبدالعلیم صاحب قائد صوبائی مہاراشٹرا نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ پھر صدر اجلاس نے حاضرین سے دلچسپ خطاب فرمایا اور بعد دعا یہ جلسہ اختتام کو پہنچا۔

ماندوجن:

ماندوجن میں یوم مسیح موعود بہت ہی عمدہ رنگ میں منایا گیا۔ اس موقعہ پر مسجد پر چراغاں بھی کیا گیا تھا۔ پروگرام کا انعقاد محترم صدر جماعت ماندوجن کی زیر صدارت ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم محمد شریف صاحب نے پہلی تقریر کی۔ اس کے بعد ایک نظم ہوئی۔ پھر دوسری تقریر مکرم فردوس احمد صاحب بانڈے نے کی۔ اس تقریر کے بعد ایک اور نظم پڑھی گئی۔ اور پھر مولوی اعجاز احمد صاحب نے تقریر کی۔ اور آخر میں صدر صاحب کے خطاب کے بعد جلسہ اختتام کو پہنچا۔

یاری پورہ

یاری پورہ میں لجنہ اماء اللہ کے تحت ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں سیرۃ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود علیہ السلام کی سیرۃ پر روشنی ڈالی گئی۔ اس اجلاس کی صدارت محترمہ روبیہ صاحبہ نے کی۔ مختلف علمی تقاریر کے بعد جلسہ اختتام کو پہنچا۔ اسی طرح خدام الاحمدیہ کے تحت جلسہ یوم مصلح موعود منعقد کیا گیا۔ اس اجلاس کی صدارت محترم یار محمد خان صاحب نے کی۔ مختلف تقاریر اور اختتامی خطاب اور دعا کے بعد جلسہ اختتام کو پہنچا۔ مورخہ ۲۳؍مارچ کو خدام الاحمدیہ کے تحت جلسہ مسیح موعود منعقد کیا گیا جلسہ کی صدارت صوبائی امیر محترم عبد الحمید صاحب ٹاک نے کی۔ تلاوت نظم کے بعد محترم محمود احمد صاحب ٹاک اور مکرم فاروق احمد صاحب نے سیرۃ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ صدارتی خطاب و دعا کے بعد جلسہ اختتام کو پہنچا۔

آسنور

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آسنور میں بننے والی دو مسجدوں میں سے ایک مکمل ہو چکی ہے۔ اور دوسری بننے جا رہی ہے۔ اس سلسلہ میں خدام، اطفال اور انصار نے ایک شاندار وقار عمل کیا۔ جس میں شریک ہونے والوں کی تعداد تقریباً 70 تھی۔ اس دوران احباب نے مسجد کے لئے لکڑی جو کہ دو کلو میٹر دور پڑی تھی نہایت محنت سے مسجد کے پاس پہنچائی۔ ایک دوسرے وقار عمل میں مسجد کے لئے ایک کلو میٹر دور سے پتھر لائے گئے اس میں بھی شریک ہونے والوں کی تعداد 60 کے قریب تھی۔ اللہ تعالیٰ تمام شرکاء کو جزائے خیر دے۔ آمین۔

مورخہ ۲۴؍مارچ کو بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ آسنور میں یوم مصلح موعود پر اجلاس منعقد ہوا۔ اس اجلاس کی صدارت ناصر احمد صاحب ندیم نے کی۔ حاضری تقریباً ۹۵ تھی۔ تلاوت، عہد و نظم کے بعد علمی تقاریر ہوئیں۔ اور صدارتی خطاب و دعا کے بعد یہ جلسہ اختتام کو پہنچا۔ اسی طرح مورخہ ۲۳؍مارچ کو جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد کیا گیا۔ اس اجلاس کی صدارت محترم بشارت احمد صاحب نے کی۔ تلاوت و نظم کے بعد مقبول احمد صاحب اور جمیل احمد صاحب نے تقاریر کیں۔ صدارتی خطاب و دعا کے بعد جلسہ

اختتام کو پہنچا۔

رشی نگر

رشی نگر میں دوران ماہ مارچ مختلف وقارعمل ہوئے۔ ایک وقارعمل میں ٹرانسفارمر مرمت کروانے کے لئے خدام اسے لے کر گئے۔اسی طرح خدام الاحمدیہ کے دفتر کی تعمیر میں بھی تمام خدام واطفال نے بھرپور تعاون کیا۔اسی طرح ہفتہ شجرکاری بھی منایا گیا جس میں تمام احباب جماعت پیش پیش تھے۔تمام ۷ ایام شجرکاری کے کام مین خدام مصروف رہے۔ جنازہ گاہ، قبرستان، پلے گراؤنڈ اور انجمن کی زمین کے اردگرد درخت لگائے گئے۔ راستہ میں بارش کی وجہ سے کیچڑ ہو جاتا تھا خدام نے نہایت محنت سے راستہ میں پتھر بچھائے جس سے احباب کو کافی راحت ملی۔اسی طرح مزید کئی وقارعمل ہوئے جس میں خدام نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

افتتاح مسجد

مورخہ ۱۲ فروری کو مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد نے جماعت احمدیہ ورنگل صوبہ آندھرا میں ایک مسجد کا افتتاح کیا۔اس کے بعد محترم صوبائی امیر صاحب کی زیرصدارت ایک جلسہ منعقد ہوا اس جلسہ میں مقامی افراد کے علاوہ صوبائی صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ اور علاقہ کے مشہور اخبارات کے جرنلسٹس نے شرکت کی۔اس جلسہ کی کاروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو کہ مکرم پی سلیم صاحب نے کی ۔ بعد ازاں مکرم عبدالسلام صاحب سرکل انچارج گوداوری نے جماعت احمدیہ کے بارہ میں تعارفی تقریر کی۔ بعدازاں مولانا کریم الدین صاحب نے خطاب فرمایا اس کے بعد غیرمسلم معزز لیڈران نے تعارفی تقاریر کیں۔اور جماعت کے مسلک کی تائید کی۔صدارتی خطاب کے بعد جلسہ اختتام کو پہنچا۔

سعید آباد میں تربیتی جلسہ

مورخہ ۳۱ مارچ کو مکرم شیراز احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی زیرصدارت مسجد احمدیہ سعید آباد میں ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔اجلاس کی کاروائی کا آغاز مکرم فضل العابد صاحب کی تلاوت قرآن کریم کے ذریعہ ہوا۔ بعدہ صدر صاحب موصوف نے عہد دہرایا۔امابعد مکرم امیر احمد صاحب نے نظم سنائی۔اس کے بعد مکرم شجاعت حسین صاحب اور عظمت اللہ صاحب قائد علاقائی آندھراپردیش کی تقاریر ہوئیں۔اس کے بعد مکرم شیراز احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے تقریر فرمائی۔بعدازاں مکرم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب مہمان خصوصی نے شکریہ احباب کیا۔اور پھر مکرم وحیدالدین صاحب شمس نائب ناظر تعلیم و مہمان خصوصی کی دعا کے ساتھ یہ جلسہ اختتام کو پہنچا۔

قائدین مجالس کی میٹنگ

مورخہ ۳۰ مارچ کو مکرم شیراز احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی زیرقیادت قائدین مجلس خدام الاحمدیہ آندھراپردیش کی ایک میٹنگ ہوئی۔اس کا آغاز مکرم محمد عبداللہ صاحب نے تلاوت قرآن کریم سے کیا۔اس کے بعد عہد دہرایا گیا۔امابعد مکرم یاسین سلیم صاحب نے نظم سنائی۔امابعد مکرم ضیاء الدین، مکرم مبشر احمد صاحب، مکرم سلطان احمد صاحب الہ دین نے یکے بعد دیگرے اپنی کارگزاری رپورٹ پیش کی۔اس کے بعد محترم شیراز احمد صاحب نے خطاب فرمایا اور پھر مکرم ومحترم مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان نے خطاب فرمایا اور آپ کی دعا کے ساتھ یہ اجلاس اختتام پزیر ہوا۔

یاری پورہ

☆ مورخہ ۲۳ مارچ کو یاری پورہ میں مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام مسجد یاری پورہ میں جلسہ یوم مسیح موعود کا انعقاد ہوا۔ جلسہ کی صدارت محترم عبدالحمید صاحب ٹاک نے کی۔ تلاوت و نظم کے بعد محمود احمد صاحب ٹاک نے تقریر کی۔ بعد ازاں نظم ہوئی اور نظم کے بعد مولوی فاروق احمد صاحب نے ایک شاندار تقریر کی۔ جلسہ کا اختتام صدر صاحب کی تقریر و دعا کے بعد ہوا۔

سیمینار

☆ مورخہ ۱۵ اپریل ۲۰۰۱ء کو لجنہ اماء اللہ چنئی کی طرف سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مایہ ناز انگریزی تصنیف Revelation, Rationality, Knowledge & Truth سے زیادہ سے زیادہ ممبرات لجنہ کو متعارف کروانے کے لئے مشن ہاؤس میں مکرمہ عزیزہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ تامل ناڈو کی زیر صدارت ایک اجلاس کا انعقاد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد محترمہ شیریں بشارت صاحبہ صدر لجنہ چنئی نے اس کتاب کا تعارف تامل زبان میں پیش کیا۔ بعد ازاں محترمہ صدر صاحبہ اجلاس نے ہستی باری تعالیٰ کے ثبوت اور قرآن مجید کی عظمت کے عنوان سے اسی کتاب کی مناسبت سے تقریر کی۔

بعدہٗ لجنہ نے اس کتاب کے مطابق مندرجہ ذیل عناوین پر مقالے پیش کئے:

1) Unveiling of the unseen by the Quran

2) A historic perspective - Pharaoh did not die by drowning.

3) Nuclear Holocaust

4)Genetic Engineering

5) The Plague

6) The Aids Virus

ان مقالہ جات کو سامعات نے بہت پسند کیا اور مسرت کا اظہار کیا۔ اجلاس کی حاضری ۹۵ رہی۔ اللہ تعالیٰ اس کے اچھے نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

محترم ڈاکٹر افتخار احمد صاحب ایاز سابق امیر جماعت احمدیہ یو کے کو ہندرتن اور ہند گولڈ میڈل کے اعزازات

انڈیا کے پچاسویں ریپبلک ڈے کے موقعہ پر امسال تفریحی اور نمائشی تقاریب کے علاوہ پلاننگ کمیشن کی طرف سے انڈیا کی ڈیویلپمینٹ پالیسی کے جائزہ کے لئے ایک خاص عالمی کانفرنس کا اہتمام بھی کیا گیا جس میں دنیا کے تیس ممالک سے کامن ویلتھ اور یو این او کا تجربہ رکھنے والے چیدہ چیدہ ماہرین کو مدعو کیا گیا۔ ان میں برطانیہ سے ڈاکٹر افتخار احمد ایاز بھی شامل تھے۔ اس کانفرنس میں شری کے سی پنت ڈپٹی چیئر مین پلاننگ کمیشن، شری جی ایم سی بالایوگی اسپیکر لوک سبھا، شری مدن لال کھرانہ سینئر وائس پریزیڈنٹ بھارتیہ جنتا پارٹی، شری آئی ڈی سوامی مرکزی وزیر امور داخلہ، شری کرشنا مورتی سابق الیکشن کمشنر، ڈاکٹر بشما نرائن سنگھ سابق گورنر اور شری راجندر چودھری وزیر صحت راجستھان بھی شامل ہوئے۔ انڈیا میں برطانیہ کے Sir Rob young بھی کانفرنس کے مذاکرات میں شامل ہوئے۔ یہ کانفرنس بہت مفید ثابت ہوئی۔ کانفرنس کو خطاب کرتے ہوئے ڈاکٹر ایاز صاحب نے حقیقی اور معنی خیز ترقی کے لئے عدل و احسان کی اسلامی تعلیم اور مساوات کے تقاضوں کی طرف توجہ دلائی۔ آپ ریپبلک ڈے کی دوسری تقاریب میں بھی شامل ہوئے اور راجستھان کے وزیر صحت شری راجندر چوہدری کی دعوت پر راجستھان کی طبی

سہولیات کے جائزہ کے لئے بھی گئے۔ ہیومن ڈیولپمینٹ کے میدان میں یو این او اور کامن ویلتھ کے ساتھ آپ کی نمایاں خدمات کی قدر افزائی کے طور پر ایک خاص تقریب میں لوک سبھا کے اسپیکر شری بالا یوگی نے آپ کو ہند رتن اور ہند رتن گولڈ میڈل کے اعزازات پیش کئے۔ قبل ازیں ملکہ برطانیہ کی طرف سے آپ کو او بی اے کا اعزاز اور انٹرنیشنل اکیڈمی آف یو ایس اے کی طرف سے البرٹ آئن سٹائن نوبل میڈل مل چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزازات جماعت کے لئے اور ڈاکٹر صاحب کے لئے ہر لحاظ سے مبارک کرے۔ آمین

(از مکرم منصور احمد صاحب چیمہ نائب ناظر بیت المال خرچ قادیان)

اطفال الاحمدیہ آسنور

☆ مورخہ ۷ اپریل کو مجلس خدام الاحمدیہ آسنور کی زیر نگرانی اطفال کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد پہلی تقریر مکرم مولوی باسط رسول صاحب نے کی۔ اس کے بعد مکرم فرید احمد صاحب نے دوسری تقریر کی۔ آخر پر صدر اجلاس منیب الرحمٰن صاحب نے اختتامی خطاب دیا اور دعا کے بعد یہ جلسہ اختتام کو پہنچا۔

افتتاح مسجد کی تقریب

☆ صوبہ کرناٹک میں دیودرگ سرکل میں دیوتکل نامی جگہ جو کہ اردگرد کی ۲۰، ۲۵ جماعتوں کی سینٹر ہونے کی حیثیت رکھتی ہے میں ایک شاندار مسجد کا افتتاح ہوا۔ اس مسجد کا افتتاح مکرم مولوی محمد نسیم خان صاحب نگران صوبہ کرناٹک وصدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے کیا۔ جماعتی عہدیداران کے علاوہ اردگرد کی جماعتوں کے کئی نمائندگان بھی تشریف لائے تھے جنہوں نے اجلاس میں اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اور اور جگہ مساجد کی تعمیر پر زور دیا۔ اللہ تعالیٰ اس مسجد کو اسلام کے نور کے پھیلانے کا سبب بنائے۔ آمین

Love for All Hatred for None

M. C. Mohammad

Kodiyathoor

SUBAIDA TIMBER

Dealers In :

TEAK TIMBER, TIMBER LOG, TEAK POLES & SIZES TIMBER MERCHANTS

Chandakkadave, P.O Feroke
KERALA - 673631
☎ 0495 403119 (O)
402770 (R)

NAVNEET JEWELLERS

01872-20489(S)
20233,20847(R)

CUSTOMER'S SATISFACTION IS OUR MOTTO

FOR EVERY KIND OF GOLD & SILVER ORNAMENTS

(All Kinds of rings & "Alaisallah" rings olso sold here)

Navneet Seth, Rajiv Seth
Main Bazzar Qadian

بقیہ اداریہ قابل احترام وزیر اعظم نے ایک بیان میں یہ کہا تھا کہ اگر گودھرا کا واقعہ نہ ہوتا تو دیگر فتنے بھی نہ ہوتے اور انہوں نے اسلامی انتہاء پسندوں کو ذمہ دار ٹھہرایا تھا۔اب R.P.F. کی تفصیلی رپورٹ منظر عام پر آچکی ہے جس کے مطابق گودھرا حادثہ محض ایک اتفاق تھا۔کسی سازش کا نتیجہ نہ تھا جیسا کہ واشنگٹن ٹائمز نے بہت پہلے ہی اس واقعہ کا تجزیہ ان الفاظ میں کیا تھا کہ

"Hindus retaliate for attack on train"

ہندوؤں نے مسلمانوں کو ٹرین حملہ کرنے کے لئے اُکسایا۔

ان فسادات میں عوام تو عوام بڑے صاحب اثر و اقتدار بھی بچ نہیں سکے ایک سابق M.P. جناب احسان جعفری کو ان کے 19 افراد خاندان کے ساتھ زندہ جلا دیا گیا جبکہ وہ بار بار پولیس اور اعلیٰ افسران اور وزیر اعلیٰ سے اپنی حفاظت کے لئے مسلسل مدد پہنچانے کی اپیل کرتے رہے لیکن پولیس نہیں آئی۔ یہ سب واقعات اس بات کے ثبوت ہیں کہ حکومت کی طرف سے غفلت برتی گئی تھی۔اگر حکومت بیدار مغزی سے کام لیتی، غیر جانبدارانہ رویہ اپناتی، دنگائیوں کو سخت سزا تجویز کرتی تو ان فسادات کو کافی حد تک روکا جاسکتا تھا۔

یہ بات نہایت ہی خوش آئند اور باعث مسرّت ہے کہ ہندوستان کی تمام سیکیولر پارٹیاں مذہبی قیود سے بالا ہو کر، سیکیولر آئین کی بالادستی قائم کرنے کی مانگ کی ہے یہاں تک کہ پارلیمنٹ میں بھی کئی دن تک اس بات پر ہنگامے ہوئے اور گجرات کا مسئلہ بحث کا موضوع بنا رہا اور مودی سرکار کو برطرف کرنے کی جس شدت کے ساتھ مطالبہ کیا گیا وہ اپنی مثال آپ ہے اور ہندوستان کے سیکیولرازم کا آئینہ دار ہے۔یہ پارٹیاں کہاں تک کامیابی حاصل کرسکیں ہیں یہ الگ موضوع ہے۔بہرحال گجرات کے واقعات سے ملک کے وقار کو جو چوٹ پہنچی ہے ایک حد تک اس کا مداوا تو ان پارٹیوں کے ردعمل سے ممکن ہوگیا اور دنیا کو پتہ چل گیا ہے کہ بھارت میں بھاری اکثریت ایسے لوگوں کی موجود ہے جو انسانیت کے ناطے انسانی اقدار کی حفاظت کرنا چاہتی ہے۔ مذاہب اور عقائد و نظریات سے بلند و بالا ہو کر انسانیت کے نام پر متحد ہونا چاہتی ہے۔یہی بھارت کی جان ہے اور یہی بھارت کی شان!

قطع نظر اس کے ان فسادات کے ذمہ دار کون لوگ ہیں کس مذہب سے تعلق رکھتے ہیں، کس قسم کے عقائد و نظریات کے مالک ہیں ہم اسکی شدید مذمت کرتے ہیں۔ظلم بہرحال ظلم ہے۔اور کسی کی بھی طرف سے ہو کوئی بھی مذہب اس کی اجازت نہیں دیتا۔ان مظالم کے شکار لوگوں کے لئے اور جملہ لواحقین کے لئے ہم دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ عفو و رحم کا سلوک فرمائے اور لواحقین کا حافظ و ناصر ہو۔انسانیت کے اصول پر ہم ان کے ساتھ ہمدردی رکھتے ہیں۔ان فسادات کا ذمہ دار کوئی بھی ہو قطع نظر اس کے کہ کس مذہب سے تعلق رکھتے ہیں، ہم پر زور انداز میں مذمت کرتے ہیں۔مذہبی بنیاد پرست لوگ خواہ کسی بھی مذہب سے تعلق رکھتے ہوں وہ مذہب کے نام پر ظلم و تشدد کی تعلیم دیتے ہیں۔جہاد کے نام پر قتل و غارت کو جائز قرار دیتے ہیں اور سادہ لوح عوام کو دوسرے اقوام پر ظلم کرنے پر آمادہ کرتے ہیں۔اس قسم کے لوگ تقریباً ہر مذہب میں پائے جاتے ہیں۔دراصل یہی لوگ فساد کی جڑ ہیں۔لوگوں کے مذہبی جذبات کو برانگیخت کر کے لوگوں کو آپس میں لڑا کر اپنا رعب اور دبدبا قائم کرنا چاہتے ہیں ایسے علماء، پنڈت، پادری خواہ کسی بھی فرقہ کے ہوں وطن اور قوم اور انسانیت کے دشمن ہیں۔ان کے خلاف صف آراء ہونے کی ضرورت ہے۔

جہاں تک مذہبی رواداری اور غیروں سے حسن سلوک کا

اسلامی تصور ہے وہ بہت ہی بلند اور اعلیٰ ہے اور تاریخ اسلام اس قسم کے واقعات سے بھری پڑی ہے کہ مسلمانوں نے اپنے غیر مسلم بھائیوں کی عزت و آبرو کی حفاظت کی اور خود کو مصائب میں ڈالنا پسند کیا۔

مگر بعض متشدد مُلّاؤں اور پنڈتوں اور مذہبی راہنماؤں کی غلط تربیت کے نتیجہ میں بعض سادہ لوح لوگ خواہ مسلمان ہوں یا ہندو یا کسی اور مذہب کی طرف منسوب ہونے والے، یہ عقائد رکھتے ہیں کہ اپنے عقائد ونظریات میں جو لوگ اختلاف رکھتے ہیں ان کی جانیں تلف کرنا ان کے اموال کو لوٹنا جائز ہے۔ ہر قوم میں ہر مذہب میں اور ہر علاقہ میں ایسے لوگ ہوں گے۔ ایسے لوگوں کی نشاندہی کرنا ان کا استیصال کرنا ہم سب کی قومی ذمہ داری بنتی ہے۔ مذہبی تعصب سے بالا ہوکر ہم ایسے عناصر کو معاشرہ سے اکھیڑ پھینکیں گے تو غالب گمان یہی ہے کہ آئندہ ایسے فسادات سے ملک اور قوم کو بچا سکیں گے۔ ہمارا پیارا ملک ہندوستان اپنی شاندار روایات کو قائم رکھتے ہوئے مذہبی اخوّت اور محبت کے بلند مینار تعمیر کر سکے گا اور رہتی دنیا تک سب سے بڑا سیکولر ملک ہونے کا شرف ہندوستان کو ہی حاصل رہے گا۔ ان شاءاللہ

فی الوقت ان فسادات کو روکنے کے لئے ہمیں بعض تدابیر اختیار کرنی ہوں گی۔

(1) اشتعال انگیز تقریروں اور تحریروں پر پابندی عائد کی جائے

(2) باہمی منافرت پیدا کرنے والے عناصر کی نشاندہی کی جائے اور ان کی حرکات کی شدّت کے ساتھ نگرانی کی جائے۔ ایسے اقدامات کئے جائیں کہ وہ سر اٹھا نہ سکیں۔

(3) ہر شہر اور ہر گاؤں اور ہر علاقہ میں ایسی امن کمیٹیاں قائم کی جائیں جس میں ہر طبقہ کے لوگوں کی نمائندگی ہو۔ معاشرہ کا کوئی فرد ان کمیٹیوں کے دائرہ عمل سے باہر نہ ہو۔

(4) مندروں، مسجدوں اور دیگر مقامات پر باہمی اتحاد و اتفاق اور مذہبی ہم آہنگی کے تعلق سے درس وتلقین کا سلسلہ جاری رہے۔

(5) جب تک بغض وعداوت کی آگ جو دلوں میں سلگ رہی ہے وہ ٹھنڈی نہ ہو ظاہری آگ کو خواہ کس قدر ہی کوشش کی جائے بجھایا نہیں جاسکتا۔ اس لئے ایسی تدابیر اختیار کرنی ہوں گی کہ دلوں میں الفت پیدا ہو اور باہمی منافرت دور ہو جائے۔ عقائد و نظریات کے قیود سے بالا ہوکر انسانیت کے اصولوں پر ایک دوسرے کا احترام کیا جائے اور ایک دوسرے کے اموال ونفوس کی حفاظت ہر کوئی اپنا فرضِ لازم سمجھے۔

(6) ہر شہر اور دیہات کے باشندے یہ نظر رکھیں کہ کہیں ان میں پھوٹ ڈالنے کے لئے بیرونی طور پر کوشش تو نہیں کی جارہی۔ حالیہ واقعات میں کئی مقامات پر ایسا ہوا ہے کہ مقامی طور پر لوگ سالہاسال سے محبت و بھائی چارہ کے ساتھ رہتے چلے آرہے تھے۔ کچھ لوگ باہر سے آئے اور ایک مخصوص فرقہ کے لوگوں کو قتل و غارت کا نشانہ بنا کر فرار ہوگئے۔ ایسے شر پسند عناصر کے آزادانہ دخل اندازی کو روکنے کے لئے موثر اقدامات کئے جانے چاہئیں۔

(7) *Rehabilitation* ان فسادات کے شکار ہزاروں لوگ آج عارضی خیموں میں رہ رہے ہیں اور زندگی کی بنیادی سہولتیں بھی ان کو میسر نہیں ہیں۔ اور سینکڑوں یتامیٰ کی کفالت کا مسئلہ بھی زیرِ غور ہے۔ جو بیوائیں ہیں ان کا مسائلہ بھی قابل حل ہیں۔ ان سب کو نئے سرے سے آباد کرنا، انکے لئے بنیادی سہولتیں بہم پہنچانا حکومت کا اوّلین ترجیحات میں سے ہونا چاہئے۔ ان کاموں کیلئے ایسے شرفاء مقرر کئے جائیں جو مذہبی تعصب اور کٹر داد سے بالا ہوکر، بے لوث خدمت کرنے والے ہوں تا صحیح رنگ میں ان کی ضروریات پوری کی جاسکیں۔ وحشت اور دہشت کے ماحول میں

رہ رہے ان لوگوں کے دلوں میں اعتماد کی فضا قائم کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے۔ موجودہ حالات کے جائزہ سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ بہتیرے ان میں سے خطرناک جسمانی بیماریوں کے علاوہ بعض نفسیاتی امراض میں بھی مبتلا ہو چکے ہیں۔ جن کی آنکھوں کے سامنے ان کے اپنے زندہ جلائے دیئے گئے، بچوں کو جلتے ہوئے تندوروں میں پھینک دیا گیا! عصمت دری کے گھناؤنے جرائم ان کی آنکھوں کے سامنے کئے گئے! وہ اپنی بقیہ زندگی کیسے امن کے ساتھ گزار سکتے ہیں۔ اسلئے حکومت کا یہ فرض ہے کہ ایسے لوگوں کے دلوں میں اعتماد پیدا کرنے کی کوشش کریں تا کہ وہ ماضی کے تلخ حقائق کو کسی حد تک بھلا سکیں اور بقیہ زندگی وہ عزت کے ساتھ، امن اور سلامتی کے ساتھ گزار سکیں۔ اگر ایسا نہ ہوا تو ان کے دلوں میں نسلاً بعد نسلٍ انتقام کی آگ سلگتی رہے گی اور کسی موقعہ پر یہ آتش فشاں بن کر تمام آبادی کو اپنے لپیٹ میں لے لے گی۔ یہ ایک ایسی خطرناک صورت اختیار کر سکتی ہے کہ عین ممکن ہے کہ ملک کے دیگر اطراف میں بھی یہ آگ پھیلتی چلی جائے۔ پھر ہندوستان کی سیکولر آئین کے تحفظ کی کوئی ضمانت نہیں دی جا سکتی۔

ان فسادات کے نتیجہ میں جہاں امن عامہ کے لئے شدید خطرت لاحق ہو گئے ہیں وہاں اقتصادی نظام بھی درہم برہم ہو گیا ہے۔ تجارت کی منڈیاں ویران ہو گئی ہیں۔ *Investers* اپنے روپے *Invest* کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ فیکٹری مالکان متبادل مناسب جگہ کی تلاش میں ہیں اگر یہی حال رہا تو چند سالوں میں گجرات کا دیوالیہ نکل جائے گا۔ پہلے ہی زلازل و قدرتی آفات سے یہاں کے لوگوں کی زندگی اجیرن بن چکی ہے۔ مستزاد یہ کہ ان فرقہ وارانہ تشدد کے نتیجہ میں کسقدر دشواریاں پیدا ہو چکی ہیں وہ نا قابل بیان ہے۔

گجرات کے طول و عرض میں بسنے والے مسلمانوں سے ہماری خاص اپیل ہے کہ اے خیر امت کی طرف منسوب ہونے والے لوگو! تمہیں نہایت سنجیدگی اور متانت کے ساتھ غور کرنا ہوگا۔ تمہیں اللہ تعالیٰ نے تمام لوگوں کی بھلائی کے لئے پیدا کیا ہے۔ تم اپنے بزرگ آباء واجداد کے حسین کارناموں سے سبق سیکھو جنہوں نے مذہبی رواداری، اخوت و محبت کا بہترین نمونہ دکھایا اور تمہارا مذہب اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ تم ظلم وتشدد کا راستہ اپناؤ۔ قانون کی بالادستی کو تسلیم کرتے ہوئے حکومت کے ساتھ بھرپور تعاون کرتے ہوئے ان صبر آزما گھڑیوں میں آگے بڑھو۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی ضرور حفاظت کرے گا۔ اسی کی پناہ میں آجاؤ اسی سے مدد چاہو۔ اپنے اندر ایک نیک تبدیلی پیدا کرو خدا تعالیٰ کے ساتھ ایک زندہ تعلق جوڑنے کی کوشش کرو حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی میں کوشاں رہو۔ اپنے اعمال و کردار سے تم یہ ثابت کرو کہ تم واقعی خیر امت یعنی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی طرف منسوب ہوتے ہو۔ وہ قادر مطلق خدا تمہاری حفاظت کرے گا۔ تمہارے اموال و نفوس کو غیروں کے دست برد سے محفوظ رکھے گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

بالآخر میں شہزادۂ امن حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود بانی جماعت احمدیہ علیہ الصلوٰۃ السلام کی ایک نصیحت درج کر دیتا ہوں جو حضور نے ہندو مسلمان دونوں قوموں میں باہمی محبت اور اخوت کے رشتہ کو قائم کرنے کے لئے فرمائی ہے۔

حضور فرماتے ہیں:

''جو شخص تم دونوں قوموں میں سے دوسری قوم کی تباہی کی فکر میں ہے اس کی اس شخص کی مثال ہے کہ جو ایک شاخ پر بیٹھ کر اسی کو کاٹتا ہے۔ آپ لوگ بفضلہ تعالیٰ تعلیم یافتہ بھی ہو گئے اب کینوں کو چھوڑ کر محبت میں ترقی کرنا زیبا ہے اور بے مہری کو چھوڑ کر ہمدردی اختیار کرنا آپ کی عقلمندی کے مناسب حال ہے۔ دنیا کی مشکلات

بھی ایک ریگستان کا سفر ہے جو عین گرمی اور تمازت آفتاب کے وقت کیا جاتا ہے۔ پس اس دشوارہ گذار راہ کے لئے باہمی اتفاق کے اس سرد پانی کی ضرورت ہے جو اس جلتی ہوئی آگ کو ٹھنڈی کر دے اور نیز پیاس کے وقت مرنے سے بچاوے۔

ایسے نازک وقت میں یہ راقم آپ کو صلح کے لئے بلاتا ہے جبکہ دونوں کو صلح کی بہت ضرورت ہے۔ دنیا پر طرح طرح کے ابتلاء نازل ہو رہے ہیں۔ زلزلے آرہے ہیں۔ قحط پڑ رہا ہے اور طاعون نے بھی ابھی پیچھا نہیں چھوڑا۔ اور جو کچھ خدا نے مجھے خبر دی ہے وہ بھی یہی ہے کہ اگر دنیا اپنی بدعملی سے باز نہیں آئے گی اور برے کاموں سے توبہ نہیں کرے گی تو دنیا پر سخت سخت بلائیں آئیں گی۔ اور ایک بلا ابھی بس نہیں کرے گی کہ دوسری بلا ظاہر ہو جائے گی۔ آخر انسان نہایت تنگ ہو جائیں گے کہ یہ کیا ہونے والا ہے اور بہتیرے مصیبتوں کے بیچ میں آکر دیوانوں کی طرح ہو جائیں گے۔ سوائے ہم وطن بھائیو! **قبل اس کے کہ وہ دن آویں ہوشیار ہو جاؤ اور چاہئے کہ ہندو مسلمان باہم صلح کرلیں اور جس قوم میں کوئی زیادتی ہے جو وہ صلح کی مانع ہو اس زیادتی کو وہ قوم چھوڑ دے ورنہ باہم عداوت کا تمام گناہ اسی قوم کی گردن پر ہوگا۔**

﴿روحانی خزائن جلد 23 پیغام صلح صفحہ 444-443﴾

جماعت احمدیہ عالمگیر بین المذاہب اخوت و بھائی چارے کی ایک بہترین مثال ہے۔ یہ جماعت مختلف قوموں اور مذاہب میں ہم آہنگی پیدا کرنے اور امن عالم کے قیام کے لئے کوشاں ہے۔ تمام رشیوں، اوتاروں اور رہنماؤں کی عزت واحترام کرنا اپنا فرض سمجھتی ہے۔ وقتاً فوقتاً جلسہ پیشوایان مذاہب اور سرو دھرم سمیلن کے انعقاد کے ذریعہ ایک سٹیج پر مختلف عقائد و نظریات کے حامل لوگوں کو اپنے اپنے مذاہب کی خوبیاں بیان کرنے کا موقعہ فراہم کرتی ہے۔ شری رام اور شری کرشن، بدھ اور کنفیوشس جیسے برگزیدوں کے احترام کے ذریعہ اس جماعت نے غیر مذاہب کے لوگوں کے دلوں میں اس قدر جگہ لی ہے کہ الخلق عیال اللّٰہ کی حقیقی مصداق بن گئی ہے اور عالمگیر طور پر اس جماعت کے ذریعہ ایک حسین معاشرہ جس میں کوئی منافرت نہیں ہے، بغض، حسد و کینہ سے پاک معرض وجود میں آرہا ہے۔ ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' اور ''انسانیت زندہ باد'' جیسے نعروں سے لیس ہوکر یہ جماعت بنی نوع انسان کی بے لوث خدمت کر رہی ہے۔ بلا امتیاز مذہب و ملت سب دکھی انسانیت کی خدمت کرنا اس جماعت کے اہم ترین مقاصد میں سے ہے۔ اس جماعت کے بانی حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ الصلوٰۃ و السلام نے اپنی جماعت کو یہ عظیم الشان موٹو عطا فرمایا تھا

مرا مطلوب و مقصود و تمنا خدمت خلق است
ہمیں کارم ہمیں بارم ہمیں رسمم ہمیں راہم

چنانچہ زلازل و قدرتی آفات و مصائب کے موقع پر، غربت اور تنگدستی اور بیروزگاری کے خاتمہ کے لئے، تعلیمی و طبی خدمات کے میدانوں میں یہ جماعت دنیا کے 160 سے زائد ممالک میں گراں قدر خدمات سرانجام دے رہی ہے۔ کاش دنیا کے دیگر مذاہب اور فرقوں کے لوگ بھی ان سنہرے اصول پر کاربند ہوتے! تمام تر باہمی اختلافات کو بھلا کر، انسانیت کے پلاٹ فارم پر اکٹھے ہوکر دکھی انسانیت کی خدمت کے لئے کوشش کرتے!

اللہ تعالیٰ سے ہماری تمنا یہی ہے کہ آج نہیں تو کل ساری دنیا جماعت احمدیہ کے ذریعہ قائم اس امن بخش تعلیم کے حصن حصین میں داخل ہوگی اور دنیا امن اور شانتی، اخوت و محبت کا گہوارہ بن جائے گی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

﴿زین الدین حامد﴾

وصایا

منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی دوست کو کسی بھی جہت سے اعتراض ہوتو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر مطلع فرمائیں۔

﴿سیکریٹری بہشتی مقبرہ﴾

وصیت نمبر 15151

میں وسیم احمد ولد مکرم مہر الدین صاحب قوم احمدی پیشہ تجارت عمر 35 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن تارنا کہ ڈاکخانہ لالہ گوڑہ ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 01-7-16 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری موجودہ جائیداد کی تفصیل درج ذیل ہے۔

۱۔3 ایکڑ زمین مشترکہ ۲۔ 400 گز زمین مشترکہ ۳۔ 3000 گز زمین مشترکہ ۴۔ 1200 گز زمین مشترکہ ۵۔ دو ایکڑ اراضی مشترکہ

مذکورہ جائیداد ہم چار بھائیوں میں مشترکہ ہے۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں ہے۔

میری آمد اس وقت مبلغ -/7500 روپے بصورت تجارت ہوتی ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا 1/10 حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتا رہوں گا۔ نیز اگر آئندہ مزید کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دوں گا۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ العمل ہوگی۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
مہر الدین	وسیم احمد	جاوید اقبال اختر
ابن محترم محمد عمر صاحب	ابن محترم مہر دین صاحب	سیکریٹری مجلس کارپرداز
ساکن تارنا کہ	ساکن تارنا کہ	قادیان

وصیت نمبر 15152

میں زبیدہ پروین زوجہ سید کلیم احمد قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 25 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن سکندرآباد ڈاکخانہ چلکل گوڑہ ضلع حیدرآباد آندھرا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 01-7-23 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل جائیداد متروکہ منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری جائیداد غیر منقولہ کوئی نہیں البتہ منقولہ جائیداد کی تفصیل حسب ذیل ہے:

1	حق مہر بذمہ خاوند	21000 : 00
2	ایک سیٹ بندے وہار 4 تولے	17200 : 00
3	2 عدد بالیاں دو کوکے 1/2 تولہ	2100 : 00
4	ایک لچھہ تین گرام	1290 : 00
5	ایک انگوٹھی نصف تولہ	2100 : 00
6	کان کے بندے تین گرام	1290 : 00

اس کے بعد بھی جو جائیداد پیدا کروں گی اس کی اطلاع دفتر مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ میری اس وقت کوئی آمد نہیں ہے۔ میں خورد ونوش کے اخراجات کے مطابق ماہانہ -/500 روپے کے مطابق آمد تازیست داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہوں گی اور اگر کوئی آمد پیدا کروں گی تو اس کی اطلاع دفتر کارپرداز کو دوں گی۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری وصیت تاریخ تحریر وصیت (جولائی ۲۰۰۱ء) سے نافذ العمل ہوگی۔

گواہ	الامۃ	گواہ
سید کلیم	زبیدہ پروین	داؤد احمد الہ دین
ابن مکرم سید محمود احمد صاحب سکندرآباد	سکندرآباد	ابن یوسف احمد الہ دین

وصیت نمبر 15153

میں امۃ الشکور روضی زوجہ مکرم وسیم احمد صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 30 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن تارنا کہ ڈاکخانہ لالہ گوڑہ ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 01-7-16 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں البتہ منقولہ جائیداد کی تفصیل درج ذیل ہے۔

☆ زیور طلائی (۱) لچھہ طلائی 4 تولے۔ (۲) سیٹ طلائی 15 تولے (ایک ہار، ایک انگوٹھی، ایک جوڑی بالیاں، چوڑیاں چھ عدد) کل وزن طلائی زیور 19 تولے قیمت اندازاً -/76000 روپے۔

☆ حق مہر -/10,000 بذمہ خاوند

میری اس وقت کوئی آمد نہیں ہے خورد ونوش کے حساب سے ماہانہ -/500 روپے پر حصہ آمد 1/10 حصہ تازیست داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ بھارت قادیان

کرتی رہوں گی۔

نیز اگر آئندہ مزید کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دوں گی۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ العمل ہوگی۔

گواہ	الامۃ	گواہ شد
وسیم احمد	لمۃ الشکور رضی	مہر الدین ابن محترم محمد عمر
ابن محترم مہر الدین	اہلیہ محترم وسیم احمد صاحب	صاحب تارناکہ
صاحب سکندر آباد	ساکن تارناکہ	

وصیت نمبر 15154

میں محمد مفیض الرحمٰن محفوظ قوم احمدی مسلم پیشہ طالب علم عمر 18 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 1-01-02 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ ماہوار آمد بطور وظیفہ پر ہے جس میں سے -/200 روپے بطور جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ نیز آئندہ اگر کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ العمل ہوگی۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
حکیم محمد دین	محمد مفیض الرحمٰن محفوظ	سید داؤد احمد
ولد مکرم محمد عزیز الدین		ولد محترم سید عبد السلام
صاحب		صاحب

وصیت نمبر 15155

میں داؤد احمد قوم احمدی مسلم پیشہ ملازمت عمر 35 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن دگل کالونی ڈاکخانہ خانپور ضلع دہلی صوبہ دہلی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 1-04-01 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری اس وقت منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں البتہ والد صاحب کا ایک مکان باری نگر ٹلکو جمشید پور میں ہے۔ جس میں ہم پانچ بھائی اور دو بہنیں اور والدہ حصہ دار ہیں۔ ابھی یہ تقسیم نہیں ہوا اس کی قیمت -/87000 روپے ہے۔ اس کے علاوہ خاکسار کے پاس اس وقت مبلغ -/40,000 ہزار روپے نقد موجود ہیں۔ میں اس کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتا ہوں۔

خاکسار اس وقت ایک فرم میں ملازمت کرتا ہے۔ جس سے ماہوار -/15000 روپے تنخواہ ملتی ہے میں وعدہ کرتا ہوں کہ تازیست اس کا 1/10 حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتا رہوں گا۔

اس کے علاوہ خاکسار کی کوئی اور جائیداد یا آمد نہیں ہے۔ اگر مزید کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتا رہوں گا۔

میری وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ العمل ہوگی۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
محمد انور احمد	داؤد احمد	سید عزیز احمد
ابن مکرم محمد منصور احمد		ابن مکرم ڈاکٹر سید سعید احمد
صاحب		صاحب

وصیت نمبر 15156

میں فرید الدین احمد والد محمد کریم الدین صاحب شاہد قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 30 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ احمدیہ قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 13-12-01 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میں اس وقت صدر انجمن احمدیہ قادیان کا ملازم ہوں اور مع الاؤنس مبلغ -/2472 روپے تنخواہ ملتی ہے۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ تازیست اس کا 1/10 حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ نیز آئندہ اگر مزید کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔

میری یہ وصیت 1-12-01 سے نافذ العمل ہوگی۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
ریحان احمد ظفر	فرید الدین	محمد انور احمد
ولد محترم فضل الرحمٰن صاحب		ولد محترم محمد منصور احمد صاحب

وصیت نمبر 15157

میں عطاء الٰہی احسن غوری ولد مکرم محمد انعام صاحب غوری قوم احمدی پیشہ طالب

علم عمر 22 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 26-11-01 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری جائیداد کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(۱) اس وقت میری کوئی منقولہ وغیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ اگر مستقبل میں کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ پیدا کروں تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو دوں گا اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی رہے گی۔ یعنی اس کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔

(۲) اس وقت خاکسار مدرسہ احمدیہ میں زیر تعلیم ہے۔ وہاں سے خاکسار کو ہر ماہ -/429 روپے ملتے ہیں۔ خاکسار وصیت کرتا ہے اس کا 1/10 حصہ بطور چندہ وصیت ادا کرتا رہے گا۔ اسی طرح خاکسار تازیست اپنی آمد کا 1/10 حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہے گا۔

(۳) اس وقت خاکسار رسالہ ماہانہ مشکوٰۃ کا نائب ایڈیٹر ہے وہاں سے خاکسار کو ہر ماہ مبلغ -/200 روپے بطور الاؤنس ملتے ہیں۔ خاکسار وصیت کرتا ہے اس کا بھی -1/10 حصہ ہر ماہ بطور چندہ وصیت ادا کرتا رہے گا۔

(۴) اس کے علاوہ خاکسار کو کمپیوٹر سے بھی کبھی کبھی آمد ہوتی ہے۔ جس کو معین کرنا ممکن نہیں۔ خاکسار وصیت کرتا ہے کہ جو بھی کمپیوٹر سے آمد ہوگی اس کا 1/10 حصہ بطور چندہ وصیت ادا کرتا رہے گا۔

اس وقت خاکسار کو کمپیوٹر سے -/25000 آمد ہوئی ہے۔ اس کا حصہ آمد بشرح 1/10 مبلغ -/2500 زیر رسید نمبر 6706 آج 26-11-01 جمع کروادیا ہے۔

- میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ سمجھی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
محمد انعام غوری	عطاء الٰہی احسن غوری	محمد انور احمد
ولد مکرم محمد امام صاحب غوری		ولد مکرم محمد منصور احمد

وصیت نمبر 15158

میں عبد المالک ولد محمد یوسف قوم گاڑہ پیشہ ملازمت عمر 35 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 1-01-02 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں البتہ ایک مکان جس میں خاکسار کی رہائش ہے آبائی جائیداد میں ہے۔ جو ابھی تین بہن اور تین بھائیوں میں مشترکہ ہے۔ جب بھی اس کی تقسیم ہوگی خاکسار مجلس کارپرداز کو اس کی اطلاع دے گا۔

خاکسار اس وقت صدر انجمن احمدیہ کا ملازم ہے۔ جس سے ماہوار -/3072 مع الاؤنس تنخواہ ملتی ہے۔ اس کے علاوہ خاکسار کی متفرق آمد تقریباً -/1000 روپے ماہوار ہوتی ہے۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ تازیست اپنی آمد کا 1/10 حصہ داخل خزانہ کرتا رہوں گا۔ نیز آئندہ اگر کوئی جائیداد یا آمد مزید پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت نافذ ہوگی۔ میری یہ وصیت یکم جنوری ۲۰۰۲ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
محمد انور احمد	عبد المالک	خواجہ بشیر احمد
ولد مکرم محمد منصور احمد صاحب		ولد مکرم احمد حسین صاحب

وصیت نمبر 15159

میں عبداللہ جلال الدین معلم ولد محترم عبدالمطلب صاحب قوم احمدی مسلم پیشہ ملازمت عمر 49 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ احمدیہ قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 1-01-02 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری اس وقت منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارا ماہوار آمد پر ہے۔ جو بصورت ملازمت انجمن وقف جدید احمدیہ قادیان سے ماہوار -/2686 مع الاؤنس پاتا ہوں۔ میں وقف جدید اندرون کا معلم ہوں۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ تازیست آمد کا جو بھی ہوگا 1/10 حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ نیز آئندہ اگر کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ العمل ہوگی۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
محمد انور احمد	عبداللہ جلال الدین	سفیر احمد شمیم

خدا کی قدرت

"تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے کہ اس پر کسی قسم کا کوئی دروازہ مسدود نہیں ہے۔ اسکی قدرتوں کی کوئی انتہا نہیں ہے"

(ملفوظات جلد ۶ صفحہ ۳۶)

Registered with the Registrar of NEWS Papers of India at No. 38951/82 Postal Registration No. Pb (0194)2002

Monthly

MISHKAT

Qadian

Majlis Khuddamul Ahmadiya Bharat Qadian

Editor :- Zainuddin Hamid

Ph.: (91) 1872-20139 (R) 22232
Fax: 20105

Vol. NO.21 May 2002 No. 5

نظامِ خلافت کی دائمی ضرورت واہمیت

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود ومہدی معہود بانیٔ جماعت احمدیہ علیہ السلام فرماتے ہیں:

''خلیفہ جانشین کو کہتے ہیں اور رسول کا جانشین حقیقی معنوں کے لحاظ سے وہی ہوسکتا ہے جوظلّی طور پر رسول کے کمالات اپنے اندر رکھتا ہو۔ اس واسطے رسول کریم (صلعم) نے نہ چاہا کہ ظالم بادشاہوں پر خلیفہ کا لفظ اطلاق ہو کیونکہ خلیفہ درحقیقت رسول کا ظِلّ ہوتا ہے اور چونکہ کسی انسان کے لئے دائمی طور پر بقا نہیں لہٰذا خداتعالیٰ نے ارادہ کیا کہ رسولوں کے وجود کو جو تمام دنیا کے وجودوں سے اشرف واولیٰ ہیں ظلّی طور پر ہمیشہ کے لئے تا قیامت قائم رکھے سواسی غرض سے خداتعالیٰ نے خلافت کو تجویز کیا تا دنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکاتِ رسالت سے محروم نہ رہے۔ پس جو شخص خلافت کو صرف تیس برس تک مانتا ہے وہ اپنی نادانی سے خلافت کی علّتِ غائی کو نظر انداز کرتا ہے اور نہیں جانتا کہ خداتعالیٰ کا یہ ارادہ تو ہرگز نہیں تھا کہ رسولِ کریمؐ کی وفات کے بعد تیس برس تک رسالت کی برکتوں کو خلیفوں کے لباس میں قائم رکھنا ضروری ہے پھر بعد اس کے دنیا تباہ ہوجائے تو ہوجائے کچھ پرواہ نہیں ...... پس یہ حقیر خیال خداتعالیٰ کی نسبت تجویز کرنا کہ اس کو صرف اس اُمّت کے تیس برس کا ہی فکر تھا اور پھر اسکو ہمیشہ کے لئے ضلالت میں چھوڑ دیا اور وہ نور جو قدیم سے انبیاء سابقین کی اُمّت میں خلافت کے آئینہ میں وہ دکھلاتا رہا اس اُمّت کے لئے دکھلانا اسکو منظور نہ ہوا۔ کیا عقلِ سلیم خدائے رحیم وکریم کی نسبت ان باتوں کو تجویز کرے گی ہرگز نہیں اور پھر یہ آیت خلافتِ ائمہ پر گواہ ہے وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُوْرِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُوْنَ ۔ کیونکہ یہ آیت صاف صاف پکار رہی ہے کہ اسلامی خلافت دائمی ہے اسلئے کہ یَرِثُھَا کا لفظ دوام کو چاہتا ہے وجہ یہ کہ اگر آخری نوبت فاسقوں کی ہو تو زمین کے وارث وہی قرار پائیں گے نہ صالح اور سب کا وارث وہی ہوتا ہے جو سب کے بعد ہو۔''

(شہادت القرآن صفحہ 58 روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 253-254)